مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ
الاحزاب ۴۰
نہیں ہیں محمد کسی کے بھی باپ تم مردوں سے لیکن اللہ کے رسول اور سارے نبیوں میں پچھلے زمانہ والے
نظریۂ ختم نبوّت
اور "تحذیرالنّاس"
شیخ الاسلام والمسلمین
حضرت علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی
GIM
گلوبل اسلامک مشن انک
نیویارک، یو ایس اے

سلسلہ اشاعت ۔۔۔ ۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط
﴿سورۃ الاحزاب ۴۰﴾

نہیں ہیں محمد کسی کے بھی باپ تم مردوں سے لیکن اللہ کے رسول اور سارے نبیوں میں پچھلے زمانہ والے۔
﴿معارف القرآن﴾

نظریۂ ختم نبوت
اور
'تحذیر الناس'

مصنف

رئیس المحققین، شیخ الاسلام والمسلمین

حضرت علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی

باجازت حضور شیخ الاسلام

’جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ‘

نام کتاب: ’نظریہء ختم نبوت اور تحذیر الناس‘

مصنف: شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی

مقدمہ: علامہ سید محمد فخر الدین علوی اشرفی

عرض ناشر: محمد مسعود احمد سہروردی، اشرفی

کمپیوٹر کتابت: منصور احمد اشرفی

اشاعت اول: رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ بمطابق اکتوبر ۲۰۰۴ء

تعداد: ۲۰۰۰

اشاعت دوئم: دسمبر ۲۰۰۷ء بمطابق ذوالحجۃ ۱۴۲۸ھ

ناشر: گلوبل اسلامک مشن، انک

نیویارک، یو ایس اے

Published By:

Global Islamic Mission, INC.
P.O. Box 100
Wingdale, NY 12594
U.S.A.
www.globalislamicmission.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

امت مسلمہ میں جن فتنہ پردازیوں کا سلسلہ جاری ہے اور موجودہ دور میں جو کافی رفتار پکڑ گیا ہے، اس کو رفع کرنے کیلئے اور امت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کیلئے جن مسائل میں مسلمانوں کو غلط فہمیوں کا شکار کر دیا گیا ہے، ان کی وضاحت کیلئے، اس مشن نے جو تصنیفات شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے، زیر نظر مضمون اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

زیر نظر مقالہ 'نظریۂ ختم نبوت اور تحذیر الناس'، حضور شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں اشرفی جیلانی مدظلہ العالی کے افکارِ عالیہ میں سے ایک ہے۔ یہ مقالہ حضور شیخ الاسلام کے تصنیف شدہ مجموعے، 'مقالاتِ شیخ الاسلام' ﴿حصہ اول﴾ میں بھی شائع ہو چکا ہے جو کہ ایک مجلد ضخیم کتاب ہے۔ ادارے نے مقالہ کی افادیت کے پیش نظر، اس مقالہ کو علیحدہ سے بھی شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ مسلمان اس سے مستفید ہو سکیں۔ ضخیم کتابوں کے مقابلے میں چھوٹے چھوٹے کتابچے جو کسی ایک مضمون پر مبنی ہوں قارئین کے مطالعے کیلئے کافی آسان ہوتے ہیں اور کم سے کم وقت صرف کر کے کسی ایک مضمون کو آسانی سے ذہن نشین کیا جا سکتا ہے۔

ادارہ شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی صاحب اشرفی جیلانی مدظلہ العالی کا بے حد شکر گزار ہے کہ آپ ہمیں اپنی تصنیفات شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرماتے ہیں، ہماری کوششوں کو پسند فرماتے ہیں، اپنے مشوروں سے ہماری حوصلہ افزائی فرماتے ہیں اور اپنی دعاؤں میں ہمیں اور ہمارے مشن کو یاد رکھتے ہیں۔ رب العزت سے دعا ہے کہ حضور شیخ الاسلام اور دوسرے اکابرین اہلسنّت کی عمروں اور صحتوں میں برکت عطا فرمائے تا کہ اہلسنّت و جماعت کا کارواں تیزی سے منزل کی طرف گامزن رہے ﴿ امین ﴾

الحمد للہ! گلوبل اسلامک مشن پچھلے دس سالوں سے دین متین اور مسلک حقہ کی خدمت میں پیش

پیش ہے۔ اللہ ربّ العزت کی توفیق سے ہم اب پندرہ (۱۵) تصانیف اپنے قارئین تک پہنچا چکے ہیں اور اب انگلش کی ضروری کتابوں پر کام ہورہا ہے جو وقت کی اشد ضرورت۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے قارئین اور احباب دین اسلام کی خدمت میں ہمارا ہاتھ ضرور بٹائیں گے، خود بھی دین اسلام کا علم حاصل کرینگے اور دوسروں تک بھی پہنچائیں گے جن میں غیر مسلم بھی شامل ہیں۔ آپ سب سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

ہم شکر گزار ہیں علامہ علوی صاحب کے، جو ہمیں ان اشاعتوں کیلئے اپنے مضامین مرحمت فرماتے رہتے ہیں۔ ہم شکر گزار ہیں منصور احمد اشرفی کے کہ جنکی محنت سے کتاب کے دیدہ زیب اور خوبصورت کور ہمارے سامنے آتے ہیں۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہماری تمام کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبولیت کا درجہ عطا فرماتے ہوئے ان کو ہمارے لئے آخرت کا توشہ بنادے۔

امین بجاہ النبی الکریم والہ واصحابہ اجمعین

ابوالمنصور **محمد مسعود احمد** سہروردی اشرفی

ذالحجہ ۱۴۲۸ھ بمطابق دسمبر ۲۰۰۷ء

چیئرمین
گلوبل اسلامک مشن، انک
نیویارک، یو ایس اے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

عقیدۂ ختم نبوت، اسلام کے ان چند بنیادی عقائد میں سے ہے جن پر امت کا اجماع رہا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ بدقسمتی سے ملت اسلامیہ کوئی ایک فرقوں میں بانٹ دیا گیا ہے یا کئی ایک فرقوں میں بٹ گئی ہے، جس کی پاداش میں اسلام و مسلمانوں کا بہت نقصان بھی ہوا ہے۔ لیکن اتنے تمام اختلافات وانتشار کے باوجود اسلام اور بزعم خویش، دیگر کلمہ گو مسلمانوں کا بھی یہی عقیدہ رہا ہے، کہ 'رسول اللہ ﷺ خدا کے آخری رسول اور نبی ہیں' ۔اور اب آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا ۔۔۔ چنانچہ یہ واقعہ ہے کہ گذشتہ چودہ سو سال سے، جس بدبخت نے بھی دعوائے نبوت کیا، تو اسے کافر و مرتد قرار دے دیا گیا ۔۔۔ اور اس کے خلاف علم جہاد بلند کرتے ہوئے اسکو پیوند خاک کر دیا گیا۔ تاریخ شاہد ہے کہ مسیلمہ کذاب کی جھوٹی نبوت کو کیفر کردار تک پہنچانے کیلئے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نتائج کی پرواہ کئے بغیر اس پر لشکر کشی فرمائی۔ اور اس جھوٹے مدعیٔ نبوت کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ باوجودیکہ اس میں بے شمار اکابر صحابہ، اجلہ فقہاء اور حفاظ وقراءِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین شہید ہوئے اور اسلام کو ایک ناقابل تلافی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔

لیکن سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عقیدہ ختم نبوت کیلئے اتنی بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہ فرمایا اور فتنوں کی سرکوبی کو ضروری سمجھا۔ آپ نے اپنے نور باطنی سے دیکھ لیا تھا کہ اگر آج ان فتنوں کا سر نہ کچلا گیا اور عفو و درگذر سے کام لیا گیا، تو مستقبل میں نہ جانے کتنے دعویداران نبوت پیدا ہونگے جنکا کام ہی اسلام میں رخنہ اندازی ہوگا اور شجر اسلام جس کی آبیاری بانی اسلام ﷺ نے اپنے خون جگر سے کی ہے، خزاں دیدہ چمن کی طرح مرجھا جائے گا۔ علامہ طبری کی تصریح کے مطابق مسیلمہ کذاب کے یہاں جو اذان رائج تھی اس میں 'اشہد ان محمد رسول اللہ' ہی کہا جاتا تھا ۔۔۔ بایں ہمہ ۔۔۔ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اسکو کافر و مرتد اور واجب القتل جانا اور اس وقت تک آرام کا سانس نہیں لیا جب تک کہ کفر اپنے مرگھٹ میں نہیں پہنچ گیا۔

مذکورہ بالا تمہید کی روشنی میں میرے معروضات کا مطلب صرف یہ ہے کہ صحابہء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے معاملہ تنقیص رسالت میں کسی کی زاہدانہ زندگی، نماز، روزہ، حج وزکوٰۃ اور دیگر معاملات کو اہمیت نہ دی بلکہ ناموس رسالت کیلئے ان فتنوں کی سرکوبی کو بہت ضروری تصور کیا۔ چنانچہ بسا اوقات انہیں دارورسن کی منزلوں سے بھی گزرنا پڑا۔ ہزار آفتوں اور مشکلات کا سامنا کرنے کے باوجود، ناموس رسالت پر اپنے آپ کو قربان کردینا ہی ان حضرات نے اپنی زندگی کی معراج سمجھا۔

غالباً ۱۸۵۷ء سے پیشتر مسلمانان ہند بڑی کسمپرسی کی زندگی گزار رہے تھے۔ اس وقت کوئی شخص بہ نام توحید، تنقیص رسالت یا بہ عبارت دیگر عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف ہوا دے رہا تھا۔ کہنے کیلئے تو یہ شخص ان لفظوں سے خدا کی قدرتوں کا اعلان کررہا تھا کہ 'خدا اگر چاہے تو ایک لفظ 'کن' سے کروڑوں محمد پیدا کرڈالے'۔ بظاہر دیکھنے میں یہ عبارت خدا کی لامحدود قدرتوں کا اعلان کررہی ہے۔ لیکن درحقیقت۔۔۔۔

کوئی معشوق ہے اس پردہء زنگاری میں

۔۔۔۔ کے مطابق، اپنی نبوت کی مارکیٹنگ کیلئے پرتول رہا تھا۔۔۔۔ اسلئے کہ اگر کروڑوں محمد، پیدا ہونگے تو وہ کروڑوں خاتم النبیین ہونگے یا نہیں؟ اگر خاتم النبیین ہونگے تو یہ عبارت بالکل لغو اور بے کار سی ہوکر رہ جاتی ہے اور اگر نہیں ہونگے تو معاذ اللہ ان تمام لوگوں کو، ان کی اپنی نبوت کا ذبہ کی طبع آزمائی کا موقع مل جائیگا۔

علماء کرام قدست اسرارہم نے اس عبارت اور اس قبیل کی دیگر عبارتوں پر زبردست گرفت فرمائی۔ علماء عالم اسلام نے ہر ممکن طریقوں سے ان کی تردید کی اور ساری دنیا میں ان عقائد اور ان کے متبعین کو مجبور کیا گیا، کہ تنقیص ناموس رسالت کے سبب اِن لوگوں نے اپنا رشتہ اسلام سے منقطع کرلیا ہے۔ جب تک وہ اپنے اُن عقائد باطلہ سے توبہ صحیحہ کرکے اپنا رشتہ اسلام سے منسلک نہ کرلیں، مسلمان ان سے اجتناب اور دوری رکھیں گے۔

لیکن ایک سمجھی بوجھی اسکیم کے تحت عوام الناس کی توجہ ہٹانے کیلئے کچھ حضرات نے کلمہ اور نماز کی آڑ لیکر، میدان میں اپنے مذہب کی خاموش تبلیغ شروع کردی۔ ابتداً یہ حضرات اپنے کو نمائندگان اہلسنّت کہہ کر مسلمانوں کی مسجدوں میں آکر نماز وروزہ اور فکر آخرت کی تبلیغ شروع کر

دیتے ہیں۔ فکرِ آخرت سے غافل، اگر کوئی مسلمان ان کے دام تزویر کا شکار ہو جاتا ہے تو پھر دھیمے دھیمے انکو اپنے عقائد و خیال میں ہمنوا بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔۔ لیکن کیا وہ خیالات اسلامی ہوتے ہیں؟ نہیں اور بالکل نہیں! اسکا جواب زیر نظر کتاب بھی دے رہی ہے۔۔۔۔ اور یہ حضرات ان سادہ لوح مسلمانوں کو لیکر اپنی شخصی پوجا پاٹ، اپنا زہد و ورع اور مصنوعی تقدس کے پرچار میں لگا کر اسلام و بانئی اسلام ﷺ سے دور کسی ایسے موڑ پر چھوڑ دیتے ہیں، جہاں سے پلٹ کر آنا اس شخص کیلئے ممکن ہی نہیں، بلکہ محال بھی ہوتا ہے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ مسلمان رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نئے شخص کو نبی ماننے کیلئے تیار نہیں اور مسیلمہ کذاب، اسود عنسی اور دیگر مدعیان نبوت کا ذبہ کا حشر بھی دیکھ چکے ہیں، پھر بھی اپنے شیوخ اور علماء کو نبی بنانے اور بننے کا جذبہ، انکے دلوں میں انگڑائیاں لے رہا تھا۔ تو اسے پایہء تکمیل تک پہنچانے کیلئے یاروں کی پوری برادری سر جوڑ کر بیٹھ گئی اور آپس میں کہنے لگے کہ 'حضرت مولانا رفیع الدین مجددی ونقشبندی، سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند کا مکاشفہ ہے کہ 'حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، بانی دارالعلوم دیوبند کی قبر، عین کسی نبی کی قبر میں ہے' (مبشرات دارالعلوم دیوبند، صفحہ ۳۶)

قارئین کرام! اس عبارت کی وضاحت پر کوئی تبصرہ کرنے سے پیشتر یہ چاہوں گا کہ مزید حوالہ جات کی روشنی میں آپ حضرات تک یہ بات پہنچا دوں کہ یہ حضرات کس منصب اور مقام کے خواہاں ہیں؟ حتمی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ منصب نبوت ان کا آخری نشانہ ہے، لیکن اس منصب کی طرف پیش قدمی ضرور کی گئی ہے۔ چنانچہ مولانا قاسم نانوتوی نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی یعنی اپنے قبیلہ کے شیخ سے شکایت کی کہ جہاں تسبیح لیکر بیٹھا، ایک مصیبت ہوتی ہے۔ اس قدر گرانی، کہ جیسے سو سو من کے پتھر کسی نے رکھ دیئے۔ زبان و قلم سب بستہ ہو جاتے ہیں۔ قبیلہ کے شیخ نے جواباً فرمایا کہ 'یہ نبوت کا آپ کے قلب پر فیضان ہوتا ہے۔ اور یہ وہ ثقل (بوجھ) ہے جو حضور ﷺ کو وحی کے وقت محسوس ہوتا تھا۔ تم سے حق تعالیٰ کو وہ کام لینا ہے جو نبیوں سے لیا جاتا ہے' (سوانح قاسمی، جلد ۱، صفحہ ۲۱۸، ۲۵۹)

بات بڑوں پر ختم نہیں ہوتی بلکہ اکابر و اصاغر سب ہی اس منصب کے حصول کیلئے بیقرار نظر آرہے ہیں۔ ملفوظات الیاس کا مرتب یہ دعوی کر رہا ہے کہ 'کنتم خیر امۃ ۔۔۔ الآیۃ کی تفسیر

خواب میں القاہوئی کہ 'تم مثل انبیاء علیہم السلام کے لوگوں کے واسطے ظاہر کیئے گئے ہو'۔ (ملفوظات، صفحہ ۱۷)

مزید برآں اپنے متبعین اور تبلیغی کارکنوں، کا انبیائے کرام کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے ان کے نام ایک 'گشتی مراسلہ' میں موصوف نے فرمایا، 'اگر حق تعالیٰ کسی کام کو لینا نہیں چاہتے تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش کریں تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا۔ اور اگر کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے۔' (مکاتیب الیاس، صفحہ ۱۰۸،۱۰۷)

علاوہ ازیں شیخ دیوبند کا اقبالی بیان (۱) جس میں لوگوں کے اعمال کو بتایا گیا کہ بسا اوقات امتیوں کے اعمال، انبیاء کے اعمال کے مساوی ہی نہیں، بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔۔۔۔ (۲) مولوی اشرف علی صاحب کا اپنے مرید کے تعلق سے کلمہ اور درود میں رسول ﷺ کے نام پاک کی جگہ اپنے نام کا ورد کروا کر، خاموش حوصلہ افزائی، اور تبلیغی گشتوں میں انبیائے کرام کی تنقیص کا جذبہ ایسا معاملہ لگ رہا ہے کہ از اول تا آخر۔۔۔۔ شانِ رسالت کو گھٹانے کیلئے لوگوں کی ایک منظّم جماعت ہے جو تنقیص رسالت کی سازش میں کارفرما ہے۔۔۔۔ مرزا غلام احمد قادیانی، اور اسکے ماننے والوں کو جب بھی گرفت میں لایا جاتا ہے تو جان بچانے کیلئے وہ لوگ فوراً مولانا قاسم نانوتوی کا وہ فتویٰ پیش کر دیتے ہیں جس سے مرزا کی نبوت کاذبہ کو تقویت ملتی ہے۔۔۔۔ تحذیر الناس کا مطالعہ کرنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی نے بازی مارلی ورنہ تو اس منصب اور مقام کیلئے مولانا قاسم نانوتوی اپنے لئے راہ ہموار کر چکے تھے۔ کم از کم دیوبندی حضرات کو اپنے اکابر کی ان تحریروں پر ایک غائرانہ نگاہ ڈالنی چاہئے اور امت مسلمہ کے سامنے اس حقیقت کا اعتراف کر لینا چاہئے کہ عقیدہ ختم نبوت، مماثلت انبیاء اور تنقیص رسالت کا بیج دیوبند میں بویا گیا۔ اور اس ڈرامہ کو قادیان میں اسٹیج کر دیا گیا۔

برا ہو اسلام بیزاری اور رسول دشمنی کا کہ جس نے امت میں افتراق و انتشار پیدا کرنے کیلئے نت نئے گوشے پیدا کیئے۔ اور آج بھی ایک مخصوص طبقہ، اپنا سارا زور اس بات پر صرف کر رہا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح سے رسول ﷺ کو بے اختیار، ذرۂ ناچیز سے کمتر، ڈاکیہ اور پوسٹ مین بنانے میں کامیاب ہو سکے۔ لیکن اس کی دوسری سمت خدا مستوں کی ایک ایسی جماعت بھی ہے جو آرام و آسائش سے دور رہ کر امت کے درد و کرب کو اپنے دل میں محسوس کر رہی ہے

اور امت مسلمہ کو متحد و متفق رکھنے اور تحفظ ختم نبوت کیلئے اپنی تمام تر توانائیاں اور فکری کاوشوں کو بروئے کار لاکر اسلامیانِ عالم پر زبردست احسان فرما رہی ہے۔ پروردگارِ عالم کا کروروں احسان ہے کہ امت محبوب ﷺ میں ایسے اولوالعزم اور جواں ہمت قافلہ سالاروں کو پیدا فرمایا ہے جو تبلیغ دین وملت کی سیاحی میں نہ تو حوصلہ شکنی کا اظہار کرتے ہیں اور نہ ہی آبلہ پائی کا شکوہ۔

اپنے صحرا میں بہت آہوا بھی پوشیدہ ہیں
بجلیاں برسے ہوئے بادل میں بھی خوابیدہ ہیں

حضرت محقق مدظلہ العالی نے قرآن واحادیث کی روشنی میں حقائق کو واضح فرمادیا اور ان فتنہ پرور چہروں کو بے نقاب کر دیا جو عوام الناس کو یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ امکان کذبِ باری تعالیٰ، مماثلت انبیاء اور عقیدہ ختم نبوت، علمی بحثیں ہیں۔ درحقیقت یہ فرنگی فتنہ پرور ذہنیت کی اڑائی ہوئی ایسی چنگاریاں ہیں جو مسلمانوں کے قلوب سے روحِ اسلام کو فنا کرنے کیلئے کسی وقت بھی آتش بار شعلوں میں تبدیل ہو سکتی ہیں۔

فقیر
ابوالفضل
سید محمد فخر الدین علوی
۲۰ شعبان المعظم ۱۴۲۵ھ
بمطابق ۷ اکتوبر ۲۰۰۴ء

مشیر مذہبی امور
گلوبل اسلامک مشن، انک
نیویارک، یو ایس اے

'المیزان' کی ایک گزارش

جب سے پاکستانی پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا، ہندوستان میں قادیانیت کی جڑیں پھیلانے کی ناپاک جدوجہد کی جانے لگی ہے، اوراس کام کیلئے ان دو مشہور صحافیوں کو استعمال کیا جارہا ہے۔

(۱) مولانا محمد عثمان فارقلیط (سابق ایڈیٹر 'الجمعیۃ')

(۲) مولانا عبدالماجد دریابادی (ایڈیٹر 'صدق جدید')

شبستان اردو ڈائجسٹ نومبر ۱۹۷۶ء میں فارقلیط صاحب نے چند دانشوروں کے سہارے ایک فتنہ کی ابتدا کی تو آپ کے 'المیزان' نے دسمبر ۱۹۷۶ء کے اداریہ میں اس کا اجمالی جواب دیا۔اس کے بعد ہی سے اصرار بڑھا کہ مسئلہ 'ختم نبوت' پر بھرپور روشنی ڈالی جائے۔

ہم نے شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی، مدظلہ عالی سے گزارش کی تو اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود صرف دو چار دن کی نشست میں انہوں نے مذکورہ ذیل مضمون تحریر فرمایا۔ دلائل وبراہین سے بھرپور سنجیدہ، ٹھوس اور لاجواب ،طرزِ استدلال جس نے مضمون کی افادیت کو چار چاند لگا دیا ہے، منکرین 'ختم نبوت' کے تابوت پر آخری کیل ہے۔۔۔۔اس مضمون کی یافت نے ادارہ 'المیزان' کو 'ختم نبوت نمبر' نکالنے کی حوصلہ افزائی بخشی۔ہم غازی ملت حضرت سید ہاشمی میاں صاحب کے بھی مشکور ہیں کیونکہ مذکورہ ذیل مضمون ہم تک پہنچنے میں ان کا اہم رول رہا۔

نوٹ: اُس وقت 'المیزان' نے حضرت شیخ الاسلام کا مقالہ، 'نظریہ ختم نبوت اور تحذیر الناس' اپنے قارئین کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی اور اب حضور شیخ الاسلام کی اجازت سے گلوبل اسلامک مشن یہ سعادت حاصل کرتے ہوئے یہ مقالہ اپنے قارئین اور کرم فرماؤں کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط

یقینی باتوں کو مشکوک بنانے کا شمار اب فنون لطیفہ میں ہو چکا ہے اور اسے ریسرچ کا خوبصورت نام دیا جاتا ہے، اسی پر ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں بھی تقسیم کی جاتی ہیں۔ آج ارشادِ قرآنی میں مذکورہ لفظ 'خاتم النبیین' کو بے جا بحث کی سولی پر لٹکایا جا رہا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ حضور 'خاتم النبیین' تو ہیں، مگر 'خاتم' کا وہ معنیٰ نہیں ہے جو آج تک سمجھا گیا ہے۔ بلکہ اس کا صحیح معنیٰ وہ ہے جس کی بنیاد پر اگر بالفرض بعد زمانہء نبوی کوئی نبی آجائے، جب بھی رسولِ کریم علیہ التحیتہ والتسلیم ہی 'خاتم' رہتے ہیں۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ آنحضرت ﷺ کے اللہ کے رسول ہونے کا معنیٰ وہ نہیں ہے جو آج تک لوگ سمجھ رہے ہیں بلکہ اس کا صحیح معنیٰ یہ ہے کہ آپ کو رسالت ملی ہی نہیں۔ صرف لفظ 'خاتم' ہی پر یہ طبع آزمائیاں نہیں ہو رہی ہیں بلکہ مفہومِ نبوت کی بھی عجیب وغریب تشریح کی جارہی ہے۔ اور نبوت بالذات، نبوت بالعرض، حقیقی نبوت، مجازی نبوت، اصلی نبوت اور ظلی نبوت و بروزی نبوت کی نئی نئی اصطلاحیں اختراع کی جارہی ہیں اور اپنی اختراعات کو منوانے کیلئے 'مافوق البشری' لب ولہجہ اختیار کیا جا رہا ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان جدید محققین کے فاسد خیالات و آراء کو سامنے لانے سے پہلے ارشاد خداوندی میں مذکورہ لفظ 'خاتم النبیین' کے معنیٰ مراد کو تفسیر واحادیث کی روشنی میں ظاہر کر دیا جائے۔

تفسیر قرطبی۔۔۔۔۔

وخاتم قرأعاصم وحده بفتح التاء بمعنى انهم به خُتِموافهم كا لخاتم والطابع وقرأالجمهور بكسر التاء بمعنى انه ختمهم اى جاء آخرهم۔۔۔۔ قال ابن عطيه هذه الالفاظ عندجماعة علماء الامة خلفاًوسلفامتلقاة على العموم التام مقتضيه نصالانبى بعده ﷺ

(جز ۲۴، ۱۹۶-۱۹۷)

اور لفظ 'خاتم' کو صرف حضرت عاصم نے 'تاء' کے زبر کے ساتھ پڑھا ہے۔ یعنی انبیاء کو آپ سے ختم کر دیا گیا۔ پس آپ انبیاء کیلئے گویا مہر کی طرح ہیں۔ جمہور نے 'تاء'

کے زیر کے ساتھ پڑھا ہے۔ اس صورت میں معنیٰ یہ ہوا کہ آپ نے انبیاء کو ختم کر دیا۔ یعنی آپ ان کے آخر میں تشریف لائے۔ ابن عطیہ فرماتے ہیں کہ امت کے متقدمین و متاخرین، تمام علماء کے نزدیک (خاتم النبیین کے) یہ الفاظ اس کامل عموم کے حامل ہیں جو اس نص کے مقتضی ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

تفسیر طبری۔۔۔۔۔

وخاتم النبيين الذى ختم النبوة فطبع عليهافلا تفتح لاحدبعده الى قيام الساعة ۔۔۔۔ولكن رسول الله وخاتم النبيين اى آخرهم۔۔۔۔واختلف القراء فى قراءة قوله وخاتم النبيين فقرء ذلك قراء الامصار سوى الحسن والعاصم بكسر التاء من خاتم النبيين بمعنى انه ختم النبيين ذكران ذلك فى قرأة عبدالله ولكن نبيا ختم النبيين فذلك دليل على صحة قرأة من قرأة بكسر التاء بمعنى انه آخر النبيين۔

اور 'خاتم النبیین' جس نے نبوت تمام فرمادی اور اس پر مہر لگادی۔ اب قیامت تک آپ کے بعد دروازہ نبوت نہیں کھولا جائے گا۔ (ارشادِ الٰہی) ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ۔ میں 'خاتم النبیین' کا معنی ہے انبیاء کے آخر۔۔۔۔خاتم النبیین کی قرأت میں قراء کا اختلاف ہے۔ حسن اور عاصم کے سوا جمیع حضرات قراء 'خاتم' کی تاء کو زیر پڑھتے ہیں۔ اس صورت میں معنی یہ ہوا کہ آپ نے انبیاء کو ختم فرمادیا۔ حضرت عبداللہ (ابن مسعود) کی قرأت 'ولکن نبیا ختم النبیین' ان حضرات کی قرأت کی صحت پر دلیل ہے جو 'خاتم' کی تاء کو زیر پڑھتے ہیں۔ اس کا معنی یہ ہوا کہ آپ 'آخری نبی' ہیں۔

تفسیر جلالین۔۔۔۔۔

(رسول اللہ وخاتم النبیین) فَلَا يَكُوْنُ لَهُ ابْنُ رَجُلٍ بَعْدَهُ' يَكُوْنُ نَبِيًّاوَفِى قرأة بفتح التأ كالة الختم اى به ختموا (وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيماً) مِنه' بِاَنَّ لَانَبِیَّ بَعْدَه'۔

(اللہ کے رسول اور آخری نبی) پس آپ کو ایسا فرزند نہ ہوگا جو رجل کی عمر تک پہنچ کر نبی ہو جائے اور ایک قرأت میں (خاتم) تاء کے زیر کے ساتھ ہے۔ اس صورت میں 'خاتم'، 'آلہ ختم' کے معنی میں ہوگا۔ (اس کا معنی یہ ہوگا کہ) آپ نبوت کی مہر ہیں۔ یعنی آپ سے انبیاء ختم کر دئے گئے۔ (اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے) اسی میں یہ بھی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

تفسیر نیشاپوری۔۔۔۔۔

(وخاتم النبیین) لِاَنَّ النَّبِیَّ اِذَا عَلِمَ اَنَّ بَعْدَہٗ نَبِیًّا آخَرَ فَقَدْ یَتْرُکُ بَعْضَ الْبَیَانِ وَالْاِرْشَادِ اِلَیْہِ بِخِلَافِ مَا لَوْ عَلِمَ اَنَّ خَتْمَ النُّبُوَّۃِ عَلَیْہِ (وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا) وَمِنْ جُمْلَۃِ مَعْلُوْمَاتِہٖ اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

(برحاشیہ طبری جز۲۲،ص۱۵)

(اور آخری نبی) اس لئے کہ جب نبی کو یہ علم ہو کہ اسکے بعد دوسرا نبی مبعوث ہونے والا ہے تو ہوسکتا ہے کہ ارشادو بیان کی بعض باتوں کو نظر انداز کردے بخلاف اس کے کہ اگر اُسے یہ علم ہو کہ نبوت اُس پر ختم ہے۔(اور اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے) اور اس کی جملہ معلومات میں سے یہ بھی ہے کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

تفسیر کبیر۔۔۔۔۔

(وخاتم النبیین) وَذَالِکَ لِاَنَّ النَّبِیَّ الَّذِیْ یَکُوْنُ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ اَنْ تَرَکَ شَیْئًا مِنَ النَّصِیْحَۃِ وَالْبَیَانِ یَسْتَدْرِکُہٗ مَنْ یَّاتِیْ بَعْدَہٗ وَاَمَّا مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ یَکُوْنُ اَشْفَقَ عَلٰی اُمَّتِہٖ وَاَھْدٰی لَھُمْ وَاَجْدٰی اِذْ ھُوَ کَوَالِدٍ لِوَلَدِہٖ الَّذِیْ لَیْسَ لَہٗ غَیْرُہٗ مِنْ اَحَدٍ وَقَوْلُہٗ (وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا) یعنی علمہ بکل شی دخل فیہ ان لانبی بعدہ۔

(جزء نمبر۶،ص۷۸۶،۷۸۷)

(اور آخری نبی) اور وہ اسلئے کہ وہ نبی جسکے بعد کوئی نبی ہو اگر نصیحت و بیان میں سے کچھ ترک فرمادے تو آنے والا نبی اس کی تلافی فرمادے گا۔لیکن وہ جسکے بعد کوئی نبی آنے والا نہ ہو وہ اپنی امت پر نہایت درجہ شفیق اور کامل ہدایت فرمانے والا اور بہت زیادہ کرم فرمانے والا ہوگا اسلئے کہ وہ مثل اس باپ کے ہوگا جسکے بچے کا کوئی مربی نہ ہو اور ارشادِ ربانی (اور اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے) یعنی اسکے ہر شے کے علم میں یہ بھی داخل ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

تفسیر ابوسعود۔۔۔۔۔

(وخاتم النبیین) اَیْ کَانَ آخِرُھُمُ الَّذِیْ خَتَمُوْا بِہٖ وَقُرِئَ بِکَسْرِ التَّاءِ اَیْ کَانَ خَاتَمُھُمْ وَیُؤَیِّدُہٗ قِرَاءَۃُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَلٰکِنْ نَبِیًّا خَتَمَ النَّبِیِّیْنَ ۔۔۔ وَلَا یَقْدَحُ فِیْہِ نُزُوْلُ عِیْسٰی لِاَنَّ مَعْنٰی کَوْنِہٖ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اَنَّہٗ لَا یُنَبَّاُ اَحَدٌ بَعْدَہٗ وَعِیْسٰی مِمَّنْ نُبِّئَ قَبْلَہٗ۔۔۔

(برحاشیہ تفسیر کبیر جزء نمبر۶،ص۷۸۸)

(اور آخری نبی) یعنی آپ آخرالانبیاء ہیں،جن پر سلسلہ نبوت ختم کردیا گیا ہے۔اور

ایک قرأت میں تاء کے زیر کے ساتھ ہے، یعنی آپ انبیاء کو ختم فرمانے والے ہیں۔ خاتم میں تاء پر زیر والی قرأت کی تائید حضرت ابن مسعود کی قرأت و لکن نبیا ختم النبیین ۔۔۔۔ (لیکن ایسے نبی جنہوں نے انبیاء کو ختم فرمادیا) سے بھی ہوتی ہے۔۔۔۔ (آنحضرت ﷺ مذکورہ بالا معنی میں خاتم الانبیاء ہیں) حضرت عیسیٰ کے نزول سے اس میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اس لئے کہ آپ کے 'خاتم النبیین' ہونے کا معنی یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی کو نبوت سے سرفراز نہیں کیا جائے گا۔ رہ گئے حضرت عیسیٰ، تو انہیں تو آپ سے پہلے نبوت عطا فرمائی گئی۔

تفسیر مدارک۔۔۔۔

(وخاتم النبیین) بفتح التاء عاصم بمعنی الطابع ای آخرھم یعنی لاینبأ احد بعده وعیسیٰ من نبئی قبله۔۔۔۔ و غیره بعمنی الطابع وفاعل الختم وتقویه قرأة ابن مسعود ولکن نبیا ختم النبیین۔
(جزء نمبر ۳، ص ۲۳۴)

(اور آخری نبی) قرأة عاصم میں تاء کے زیر کے ساتھ طابع کے معنی میں یعنی انبیاء کے آخر یعنی آپ کے بعد کسی کو نبوت نہ دی جائے گی۔ حضرت عیسیٰ ان میں سے ہیں جنہیں آپ سے قبل نبوت عطا کی گئی۔۔۔ عاصم کے سوا اس کو طابع کے معنی میں ختم کا فاعل قرار دیتے ہیں (یعنی خاتم کو تاء کے زیر کے ساتھ پڑھتے ہیں) جس کو حضرت ابن مسعود کی قرأت، ولکن نبیاء ختم النبین سے تقویت ملتی ہے۔

تفسیر روح المعانی۔۔۔۔

(وخاتم النبیین)۔۔۔۔وَكَوْنُه ﷺ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ مِمَّا نَطَقَ بِهِ الْكِتَابُ وَصَدَّعَتْ بِهِ السُّنَّةُ وَاجْمَعَتْ عَلَيْهِ الْاُمَّةُ فَيُكْفَرُ مُدَّعِيْ خَلَافَهٗ وَيُقْتَلُ ان اصر ومن السنة ما اخرج احمد و البخاری ومسلم والنسائی وابن مردویه عن ابی هریرة اَنَّ رَسُوْلَ ﷺ قَالَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ نَبٰی دَارًا نَبَاءَ فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ الْاَمَوْضِعُ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوَايَاهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَتَعَجَّبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَصَحَ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا نَحْوَ هٰذَا وَكَذَا عَنْ اَبِیْ اِبنِ كَعْبٍ وَاَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ ۔۔۔۔ (وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ) اَعَمُّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ مُوْجُوْدًا اَوْ مَعْدُوْمًا (عَلِيْمًا) فيعلم سبحانه ۔۔۔۔ الحكمة فی كونه

علیہ الصلوۃ والسلام خاتم النبیین ۔۔۔۔

(جز نمبر ۲۲، ص ۳۹، ۴۰)

(اور آخری نبی)۔۔۔۔آپ ﷺ کا آخری ہونا اُن امور میں سے ہے جن پر اللہ کی کتاب ناطق ہے اور سنت نے جسے خوب خوب ظاہر کر دیا ہے اور امت کا جس پر اجماع ہو چکا ہے۔ پس اب جو آپ کو آخری نبی نہ مانے وہ کافر ہے۔ اور اگر وہ توبہ نہیں کرتا تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔ سنت سے وہ ہے جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احمد و بخاری و مسلم ونسائی اور ابن مردویہ نے تخریج کی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے آنے والے انبیاء کی مثال ایسی ہی ہے جیسے اس شخص کی مثال جس نے ایک بہت ہی حسین وجمیل مکان تیار کیا، مگر اس کے گوشوں میں سے کسی ایک گوشہ میں صرف ایک اینٹ کی جگہ یوں ہی خالی رکھی۔ جب لوگوں نے اس مکان کو دیکھنے کیلئے اس کا چکر لگایا تو وہ اس خالی جگہ کو دیکھ کر حیرت واستعجاب میں کہہ پڑے، 'تو نے یہ اینٹ کیوں نہیں رکھ دی'۔ تو میں (خانہ نبوت کی) آخری اینٹ ہوں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً یہ روایت ہے۔ ایسے ہی حضرت ابی ابن کعب اور حضرت ابوسعید خدری نے بھی اس (حدیث لبنۃ) کی روایت کی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔۔۔۔(اور اللہ ہر شے کا) خواہ وہ موجود ہو یا معدوم (جاننے والا ہے) پس اللہ سبحانہ جانتا ہے۔۔ کہ حضور کے آخری نبی ہونے میں حکمت کیا ہے۔۔۔۔

صحیح مسلم کے حوالے سے آیت 'خاتم النبیین' کے تحت 'تفسیر قرطبی' میں بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت (یعنی حدیث لبنۃ) منقول ہے۔ مفہوم وہی ہے مگر لفظوں کا تھوڑا فرق ہے۔ اس میں حضور ﷺ کے آخری کلمات یہ ہیں۔۔۔۔

فَاَنَامُوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ تَخْمِتِ الْاَنْبِيَآءُ

تو میں نے اُسی اینٹ کی جگہ تشریف لاکر انبیاء کے آنے کے سلسلے کو ختم کر دیا

۔۔۔۔تفسیر ابن کثیر میں بخاری و مسلم اور ترمذی کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی جو روایت منقول ہے اس کے آخری الفاظ یہ ہیں۔۔۔۔

فَاَنَامُوْضِعُ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِیَ الْاَنْبِيَآءُ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

تو میں اس اینٹ کی جگہ ہوں، مجھ پر انبیاء کی آمد کے سلسلہ کو ختم کر دیا گیا

تفسیر ابن کثیر میں اسی آیت 'خاتم النبیین' کے تحت حضرت ابی ابن کعب، حضرت جابر

ابن عبداللہ، حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایتیں (حدیث لبنة سے متعلق) منقول ہیں۔ سب کا حاصل وخلاصہ ایک ہی ہے۔ ان روایتوں سے اس بات کی وضاحت بہ حسن و خوبی ہو جاتی ہے کہ خود صاحب کتاب ﷺ نے کتاب الٰہی میں ارشاد فرمودہ لفظ 'خاتم النبیین' کا معنیٰ 'آخری نبی' ہی بتایا ہے۔ 'تفسیر روح البیان' میں ہے کہ۔۔۔۔

کمانزل قوله تعالیٰ وخاتم النبیین استغرب الکفار کون باب النبوه مسدودافضرب النبی علیه السلام لهذا مثلاًلیتقرر فی نفوسهم وقال مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتافاحسنه واجمله الاموضع لبنة فجعل الناس یطوفون به وتبعجبون له ویقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانااللبنة واناخاتم النبیین۔
(روح البیان جز ۲۲، ص ۶۱۲)

جب ارشادِ ربانی 'وخاتم النبیین' نازل ہوا تو کفار کو دروازہ نبوت کا بند ہو جانا عجیب سا لگا، تو حضور ﷺ نے بطور مثال اس کو پیش کیا تا کہ ان کے نفوس میں یہ حقیقت اچھی طرح جم جائے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے آنے والے انبیاء کی مثال اس مرد کی مثال کی طرح ہے جس نے ایک بہت ہی حسین وجمیل مکان بنایا لیکن ایک اینٹ کی جگہ خالی رکھی اور لوگوں نے اسے دیکھنے کیلئے چکر لگانا شروع کیا اور اس بنانے والے پر تعجب کرنے لگے اور بول پڑے، تو نے اس اینٹ کو کیوں نہیں رکھا (اس کے بعد حضور نے فرمایا) کہ میں ہی وہ آخری اینٹ ہوں اور میں تمام انبیاء کا 'خاتم' (یعنی آخری نبی) ہوں۔

اس روایت نے یہ بھی واضح کر دیا کہ قرآنِ کریم جس ماحول اور جس زبان میں نازل فرمایا گیا ہے، اس ماحول کے رہنے والے اور اس زبان پر کامل مہارت رکھنے والے اصحابِ زبان، کفار نے بھی ارشادِ قرآنی میں 'خاتم النبیین' کا معنی یہی سمجھا کہ رسول کریم ﷺ 'آخری نبی' ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ جبھی تو ان کو دروازۂ نبوت کے مسدود ہو جانے پر حیرت لاحق ہوئی۔ اور پھر سرکار رسالت ﷺ نے بھی تمثیلات کے ذریعہ اس مفہوم کو ان کے ذہنوں میں اتار دیا اور اپنا 'خاتم النبیین' بمعنی 'آخری نبی' ہونا ظاہر فرما دیا۔

تفسیر ابن کثیر۔۔۔۔

فهذه الایة نص فی انه لانبی بعده واذاکان لا نبی بعده فلارسول بالطریق الاولی والاخری لان مقام الرسالة اخص من

مَقَامَ النُّبُوَّةِ فَاِنَّ كُلَّ رَسُوْلٍ نَبِیٌّ وَلَا يَنْعَكِسُ وَبِذَالِكَ وَرَدَتِ الْاَحَادِيْثُ الْمُتَوَاتِرَةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ حَدِيْثِ جَمَاعَتِهِ مِنَ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم ــــ وَقَدْاَخْبَرَاللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ كِتَابِهِ وَرَسُوْلُهُ ﷺ فِیْ السُّنَّةِ الْمُتَوَاتِرَةِ عَنْهُ لَانَبِیَّ بَعْدَهٗ لِيَعْلَمُوْا اَنَّ كُلِّ مَنْ اَدَّعٰی هٰذَا الْمَقَامَ بَعْدَهٗ فَهُوَاكَذَّابٌ اَفَاكٌ دَجَالٌ ضَالٌ مُفَصِلٌ ـــ

(جزء ثالث ،ص ۴۹۳،۴۹۴)

پس یہ آیت (آیت خاتم النبیین) اس بات پر نص ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔اور جب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں تو پھر آپ کے بعد کسی رسول کا نہ ہونا بدرجہ اولیٰ اور بطریق انسب ثابت ہوگیا۔اس لئے کہ مقام رسالت،مقام نبوت سے خاص ہے،کیونکہ ہر رسول نبی ہے اوراس کا الٹا نہیں کہ ہر نبی رسول ہو۔آپ کے آخری نبی ہونے سے متعلق رسول کریم ﷺ سے متواتر حدیثیں مروی ہیں،جن کو صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے ــــ اور بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسولِ کریم ﷺ نے اپنی سنت متواترہ میں،خبر دی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں تا کہ لوگ جان لیں کہ آپ کے بعد جس نے اس مقام کا دعویٰ کیا وہ پلے درجہ کا جھوٹا،بہتان طراز،مکار،گمراہ اور گمراہ کنندہ ہے۔

تفسیر روح البیان ــــ

(وخاتم النبيين) قراء عاصم بفتح التاء وهوآلة الختم بمعنى مايختم به كالطابع بمعني مايطبع به والمعنى وكان آخرهم الذى ختموابه وبالفارسية مہر پیغمبراں یعنی بدومہر کردہ شد در نبوت وپیغمبراں رابدو ختم کردہ اند وقراء الباقون بكسر التاء اى كان خاتمهم اى فاعل الختم بالفارسية مہر کنندہ پیغمبرانست وهو بالمعنى الاول ايضاو فى المفردات لانه ختم النبوة اى تممت بمجية ــــ وبالجملة قوله وخاتم النبيين يفيدزيادة الشفقة من جانبه والتعظيم من جهتهم لان النبى الذى بعده نبى يجوزان يترك شيئاًمن النصيحة والبيان لانها مستدركة من بعده وامامن لانبى بعده فيكون اشفق على امته واهدى بهم من كل الوجوه ــــ (وكان الله بكل شئ عليما) فيعلم من يليق بان يختم به النبوة و كيف ينبغى نشانه ولايعلم احدسواه ذلك قال ابن كثيرفى تفسير هذه آلاية هى نص على انه لانبى بعده ــــ قال فى بحرالكام ــــ قال اهل

السنة والجماعة لانبی بعد نبیناالقوله تعالیٰ ولکن رسول الله وخاتم النبیین وقوله علیه السلام لانبی۔۔۔ بعدی ومن قال نبینانبی ینفرلانه انکوالنص وکذلك لوشك فیه لان الحجة تبین الحق من الباطل ومن ادعی النبوة بعد موت محمدلا یکون دعواه الاباطلاانتهی وتنباء رجل فی زمن ابی حنیفة وقال امهاوفی حتی اجی بالعلامات فقال ابوحنیفة من طلب منه علامة فقدکفرلقوله علیه السلام لا نبی بعدی کذافی مناقب الامام و فی الفتوحات المکیه۔۔۔قال فی هدیة المهدیین اما الایمان بسیدنامحمدعلیه السلام فانه یجب بانه رسولنافی الحال وخاتم الانبیاء والرسل فاذاآمن بانه رسول ولم یومن بانه خاتم الرسول لانسخ لدینه الی یوم القیامة لایکون مومناوقال فی الاشیاء فی کتاب السیراذالم یعرف ان محمداًعلیه السلام آخرالانبیاء فلیس بمسلم لانه من الضروریات۔۔۔

(جزء۴،ص۶۱۲)

(اور آخری نبی) قرأت عاصم میں لفظ 'خاتم' کی 'تاء' پر 'زبر' ہے۔ 'خاتم' بفتح التاء 'آلہ ختم' یعنی جس سے مہر ثبت کی جائی جیسے طابع 'مایطبع بہ' کے معنی میں۔ اس صورت میں ارشادِ قرآنی کا معنی یہ ہے کہ حضور ﷺ آخرالانبیاء ہیں جن پر جملہ انبیاء کو ختم فرمادیا گیا۔ زبان فارسی میں قرأت عاصم کی بنیاد پر 'خاتم النبیین' کا معنی 'مہر پیغمبراں' ہے، یعنی آپ سے دروازہ نبوت پر مہر ثبت کردی گئی ہے اور آپ کی ذات سے جملہ پیغمبروں کو ختم فرمادیا ہے۔ جمہور نے لفظ 'خاتم' کو 'تاء' کے 'زیر' کے ساتھ پڑھا ہے، اس کا معنی بھی ایک وہ ہے جو 'خاتم بفتح التاء' کا ہے۔ یعنی 'مہر کنندۂ پیغمبراں'، پیغمبروں کے سلسلہ آمد پر مہر لگانے والے۔ امام راغب کی مفردات القرآن میں ہے کہ آپ 'خاتم النبیین' ہیں۔ اسلئے کہ آپ نے نبوت کو ختم فرمادیا اور آپ کی تشریف آوری سے نبوت، درجہ کمال تک پہنچ کر مکمل ہوگئی۔۔۔

۔۔۔الحاصل۔۔۔ارشادِ قرآنی 'خاتم النبیین' اگر ایک طرف یہ ارشاد کررہا ہے کہ آپ امت پر نہایت شفیق ہیں تو وہیں یہ بھی ہدایت فرمارہا ہے کہ امت کو آپ کی نہایت تعظیم کرنی چاہیے، اس لئے کہ جس نبی کے بعد کوئی نبی ہو تو جائز ہے کہ وہ نصیحت وارشاد سے کچھ امور سے صرف نظر کرلے، اس خیال سے کہ بعد میں آنے والا اس کی تلافی کر دے گا۔ لیکن وہ نبی جس کے بعد کسی نبی کے آنے کا سوال نہ ہو، اس کی شفقت اپنی امت

پر نیز اس کی ہدایتیں من کل الوجوہ کامل و مکمل ہونگی۔۔۔۔(اور اللہ ہر شئی جاننے والا ہے) پس وہ جانتا ہے کہ کون اس بات کا لائق ہے کہ اس پر نبوت ختم کر دی جائے اور خاتم النبیین کی کیا شان ہونی چاہئے، یہ باتیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اس آیت کی تفسیر علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس بات پر نص ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔۔'بحر الکلام' میں ارشاد فرمایا اہل سنت و جماعت کا اس پر اتفاق ہے کہ ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس پر ارشاد ربانی وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ناطق ہے اور ارشادِ رسول لا نبی بعدی شاہد ہے۔۔۔ الغرض۔۔۔ قرآن و سنت دونوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی آخری نبی ہیں۔ لہٰذا جو ہمارے نبی کے بعد کسی کو نبی کہے یا ہمارے نبی کے آخری نبی ہونے میں شک کرے، وہ کافر ہے۔ اسلئے کہ حجت نے حق و باطل کو واضح کر دیا ہے۔ پس حضور کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے تو اس کا دعویٰ بلاشبہ باطل ہی ہے۔۔۔ انتھی۔۔۔ امام اعظم کے عہد میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ مجھے موقع دو کہ میں اپنی نبوت کی نشانیاں پیش کروں۔ تو حضرت امام نے فرمایا جس نے بھی اس سے اسکی نبوت کی علامت طلب کی وہ کافر ہوگیا۔ اسلئے کہ حضور فرما چکے ہیں کہ لا نبی بعدی، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ واقعہ 'مناقب الامام' اور 'الفتوحات المکیہ' دونوں میں مذکور ہے۔۔۔۔'ہدیۃ المھدیین' میں فرمایا ہے کہ حضور ﷺ پر جو ایمان واجب ہے اسکی صورت یہ ہے کہ ہم آپ کو فی الحال اپنا رسول بھی مانیں اور آخری نبی اور آخری رسول بھی تسلیم کریں۔ پس اگر کسی نے آپ کو رسول مان لیا لیکن یہ نہیں تسلیم کیا کہ آپ آخری رسول ہیں، قیامت تک جس کا دین منسوخ نہ ہوگا، تو وہ مومن نہیں۔ اور 'اسباہ' میں 'کتاب السیر' میں فرمایا کہ جس نے حضور ﷺ کو آخری نبی تسلیم نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ اسلئے کہ آپ کو آخری نبی ماننا ضروریات دین میں سے ہے۔

تفسیر معالم التنزیل۔۔۔۔

(خاتم النبیین)ختم به النبوة وقراء ابن عامر و عاصم خاتم بفتح التاء ای اخرهم۔

(روشہاب ثاقب، ص ۲۵۳، بحوالہ معالم مصری، ج ۵، ص ۲۱۸)

'خاتم النبیین' یعنی ان پر نبوت ختم کی گئی۔ اور ابن عامر اور امام عاصم نے 'خاتم' کو تاء کے زبر سے پڑھا، یعنی آخر الانبیاء میں آخر نبی۔

۔۔۔۔اسی تفسیر معالم میں سید المفسرین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تفسیر نقل کی ہے۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَمَّا حَكَمَ اَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ لَمْ

یُعُطِهُ وَلَدًا ذَکَرًا (ایضا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں، تو انہیں کوئی لڑکا عطا نہ فرمایا۔

تفسیر خازن۔۔۔۔

(خاتم النبیین) خَتَمَ اللّٰهُ بِهِ النُّبُوَّةَ فَلَانُبُوَّةَ بَعْدَهٗ وَلَا مَعَهٗ (وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْماً) اَیْ دَخَلَ فِیْ عِلْمِهٖ اَنَّهٗ لَانَبِیَّ بَعْدَهٗ۔

(ردشہاب ثاقب، ص ۲۵۳، بحوالہ خازن مصری، ج ۵، ص ۲۱۸)

'خاتم النبیین' یعنی اللہ نے ان سے نبوت کو ختم کیا، تو ان کے بعد کوئی نبی نہیں، اور نہ ان کے زمانے میں۔ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ یعنی یہ اس کے علم میں ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں۔

تفسیر احمدی (ملا جیون)۔۔۔۔

هٰذِهِ الاٰيَةِ فِیْ التَّوَا اِنَّ الْقُرْآنَ تَدُلُّ عَلٰی خَتْمِ النُّبُوَّةَ عَلٰی نَبِیًّا صَرِيْحاً وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنِ اَیْ لَمْ يُبْعَثْ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ قَطُّ وَيَخْتِمُ بِهٖ اَبْوَابَ النُّبُوَّةِ وَيَغْلِقُ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ ملخصاً۔

(ایضا، ص ۲۵۴، بحوالہ معالم مصری، ج ۵، ص ۲۱۸)

یہ آیت قرآن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت پر صراحۃً دلالت کرتی ہے اور 'خاتم النبیین' کے یہ معنی ہیں کہ حضور کے بعد کوئی نبی ہرگز مبعوث نہ ہوگا۔ انکے ساتھ نبوت کے دروازے قیامت تک ختم اور بند کردیئے گئے۔

تفسیر غریب القرآن (علامہ ابوبکر سجستانی)۔۔۔۔

قَوْلُهٗ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اٰخِرَ النَّبِیِّیْنَ۔

ارشادِ ربانی خاتم النبیین کا ترجمہ آخر النبیین ہے۔

ایضا۔۔ (۲۵۷، بحوالہ غریب القرآن، مصری، ج ۱، ص ۲۴۷)

۔۔۔۔خود مفتی دیوبند، محمد شفیع دیوبندی اپنے رسالہ 'ہدیۃ المہدیین' میں لکھتے ہیں۔

ان اللغته العربیه حاکمة بان معنی خاتم النبیین فی الآیة هو آخر النبیین لاغیر۔

بے شک لغت عربی اسی پر حاکم ہے کہ آیت میں جو 'خاتم النبیین' ہیں، اس کے سوا کچھ اور نہیں۔

(ایضا، ص ۲۵۸، بحوالہ ہدیۃ المہدیین، ص ۲۱)

۔۔۔۔یہی مفتی دیوبند، اسی میں تصریح کرتے ہیں اور تفسیر 'روح المعانی' سے ناقل ہیں کہ اسی معنی

پر اجماع امت بھی منعقد ہو چکا ہے۔

اَجۡمَعَتۡ عَلَیۡهِ الۡاُمَّةُ فَیُکۡفَرُ مُدَّعِیۡ خِلَافَهٗ وَیُقۡتَلُ اِنۡ اَصَرَّ

(ایضاً ص ۲۵۸، بحوالہ ہدیۃ المہدیین ص ۲۱)

امت نے 'خاتم' کے یہی معنی ہونے پر اجماع کیا ہے۔ اسکے خلاف کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے۔ اگر اسی پر اصرار کرے، تو قتل کیا جائے۔

معتبر و مستند تفسیروں کے ضروری اقتباسات، مطلب خیز ترجموں کے ساتھ آپ نے ملاحظہ فرمالئے اور ان تفصیلات سے اچھی طرح سمجھ لیا کہ 'خاتم النبیین' کو قاریوں نے تین طرح سے پڑھا ہے۔

۱۔۔۔'خاتم النبیین' (اسم آلہ) بَروَزن 'عالَم' یعنی جس سے کسی کو جانا جائے۔ اسی طرح 'خاتَم' جس سے کسی چیز کو چھاپا جائے۔

۲۔۔۔'خاتِم النبیین' (اسم فاعل) یعنی تمام نبیوں کا آخر۔

۳۔۔۔'ختم النبیین' (فعل ماضی) یعنی حضرت پر تمام نبیوں کا خاتمہ ہوا۔

مذکورہ بالا قراُتوں میں، جس قرأت کو بھی اختیار کیا جائے، پیغمبر اسلام پر سلسلۂ نبوت کا خاتمہ لازم آتا ہے۔ حتیٰ کہ 'خاتم' (مہر) قرار دینے کی صورت میں بھی۔ اسلئے کہ 'مہر' کسی چیز کو ختم کر دینے کے بعد ہی کی جاتی ہے تاکہ اب اُس ملفوف اور محدود شے میں کوئی اپنی طرف سے اضافہ نہ کر سکے۔ باقی دو معانی تو خود 'انتہا' اور 'خاتمہ' پر صراحۃً دلالت کرتے ہیں۔۔۔ الغرض۔۔۔ 'خاتم النبیین' کا معنیٰ 'آخر الانبیاء' ہے۔ اس مطلب کے اثبات کیلئے قراُتوں کا اختلاف مضر نہیں۔ اسی طرح لفظ 'ختم' کا طُرُقِ استعمال، مذکورہ بالا مطلب مراد لینے میں مخل نہیں۔ صاحب قاموس نے لفظ ختم کے استعمال کے تین طریقے لکھے ہیں۔

۱۔۔۔ختم ای طبعه ۔۔۔ یعنی کسی چیز کو چھاپ دیا۔

۲۔۔۔ختم ای بلغ آخره ۔۔۔ یعنی کسی شے کے آخری حصے پر پہنچا۔

۳۔۔۔ختم علیه ۔۔۔ یعنی کسی چیز پر مہر کر دیا۔

۔۔۔ الغرض۔۔۔ لفظ 'ختم' کے موارد استعمال بھی اس امر کا ثبوت دے رہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر سلسلہ نبوت ختم ہو گیا۔

تفسیروں نے اس بات کو واضح اور غیر مبہم الفاظ میں ظاہر کر دیا کہ ساری امت مسلمہ اور جمیع علمائے ملت اسلامیہ کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ ارشادِ قرآنی میں 'خاتم النبیین' کا معنیٰ 'آخری نبی'، 'عبارۃ النص' سے ثابت ہے۔ قرآنِ کریم میں جس عقیدے اور جس نظریے کو دینے کیلئے یہ الفاظ موجود ہیں وہ یہی ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کسی کو نبوت سے سرفراز نہیں کیا جائے گا۔

۔۔۔۔نیز۔۔۔۔سب کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ رسول کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے میں آپ کیلئے بڑی فضیلت ہے۔ تفسیروں نے یہ بھی واضح کر دیا کہ علماء نے یہاں تک تصریح فرمادی کہ آنخضرت ﷺ کو 'آخرالانبیاء' ماننا ضروریاتِ دین میں سے ہے۔۔۔۔شروع سے چلئے، ہر ایک کی بارگاہ میں ہوتے ہوئے آیئے، ہر ایک 'خاتم النبیین' کا معنی مراد 'آخری نبی' ہی بتا رہا ہے۔ اس کے سوا ارشادِ قرآنی میں مذکورہ لفظ 'خاتم النبیین' کا کوئی اور معنی نہ تو رسول کریم ﷺ سے منقول ہے، نہ صحابہ و تابعین سے و ائمہ مجتہدین سے اور نہ ہی علمائے متقدمین و متاخرین سے۔ لہٰذا ارشادِ قرآنی میں مذکورہ 'خاتم النبیین' کا معنی مراد 'آخرالانبیاء' کی صحت کو تسلیم کرنا ضروریاتِ دین میں سے ہے۔۔۔۔نیز۔۔۔۔یہ عقیدہ بھی ضروریاتِ دین میں سے ہے کہ 'آخری نبی' ہونے میں آپ کیلئے عظیم فضیلت ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک کا انکار بھی منکر کے کافر ہونے کیلئے کافی ہے۔

صرف انہیں تفسیروں کو اٹھا کر دیکھ لیجئے جن کے حوالے گزر چکے ہیں۔ ان میں بعض تفسیروں میں آیۃ 'خاتم النبیین' کی تشریح کرتے ہوئے بعض ان حدیثوں کو بیان کیا ہے جن سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ آنخضرت ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔۔۔۔الغرض ۔۔۔۔ان احادیث کو مفسرین کرام نے آیۃ 'خاتم النبیین' کی تفسیر قرار دیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب قرآن کی تفسیر 'احادیث' سے ہو، پھر اس کی اہمیت کا کیا کہنا۔ خود مولوی قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب 'تحذیر الناس' میں اس بات کا اعتراف کیا ہے۔

۔۔۔۔چنانچہ وہ رقم طراز ہیں۔۔۔۔

'احادیث نبوی ﷺ قرآن کی اوّلین تفسیر ہے اور کیوں نہ ہو کلام اللہ کی شان میں خود

فرماتے ہیں۔۔وتنزلنا علیك الكتاب تبیانا لكل شیء ۔۔جب کلام اللہ میں سب کچھ ہو، یعنی ہر چیز بالاجمال مذکور ہوئی، تو اب احادیث میں بجز 'تفسیر قرآنی' اور کیا ہوگا۔اور یہ بھی ظاہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر قرآن داں بھی کوئی نہیں ہوا۔اس صورت میں جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہی صحیح ہوگا۔اگر آپ کی طرف کوئی قول منسوب ہوا اور عقل کے مخالف نہ ہو تو گو باعتبارِ سند اتنا قوی نہ ہو، جیسے ہوا کرتی ہیں تب بھی اور مفسروں کے احتمالوں سے تو زیادہ ہی سمجھنا چاہیے۔اسلئے کہ اقوال مفسرین کی سند بھی تو اس درجہ کی کہیں کہیں ملتی ہے، پھر ان کی فہم کا چنداں اعتبار نہیں ہو سکتا ہے کہ ان سے خطا ہوئی تس پر پھر باعتبار سند بھی برابر ہوئی اور ایک آپ کا قول ہو دوسرا کسی دوسرے کا، تو بیشک آپ ہی کا قول مقدم سمجھا جائے گا اور اگر سند بھی حسب 'قانونِ اصولِ حدیث' اچھی ہو تو پھر تو تامل کا کام ہی نہیں'۔

(تحذیر الناس، مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ، دیوبند، ص ۳۳)

لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلے کی چند حدیثیں نقل کر دوں تا کہ ظاہر ہو جائے کہ خود صاحب قرآن نے اپنے مختلف ارشادات میں آیۂ 'خاتم النبیین' کا کیا معنی ارشاد فرمایا ہے اور اس کے مفہوم کو کن کن لفظوں میں بیان فرمایا ہے۔

حدیث ۱۔۔۔

وَاَنَّهٗ سَیَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ دَجَّالُوْنَ كُلُّهُمْ یَزْعَمُوْنَ اَنَّهٗ نَبِیُّ اللّٰهِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (مشکوٰۃ)

میری امت میں سے تیس جھوٹے مکار ہوں گے جن میں کا ہر ایک اپنے کو اللہ کا نبی گمان کرے گا۔حالانکہ میں 'خاتم النبیین' ہوں۔یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حدیث ۲۔۔۔

عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِیْ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ ابوعمر یعنی الرویا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ الَّتِیْ هِیَ جُزْءٌ مِنْهَا كَمَا قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامِ لَیْسَ یَبْقٰی بَعْدِیْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ۔

(قرطبی، زیر آیت 'خاتم النبیین')

حضور کا ارشاد ہے کہ میرے بعد نبوت کا کوئی حصہ نہ رہے گا لیکن وہ جو اللہ چاہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ (ما شاء اللہ) رویاء کی طرف اشارہ ہے، واللہ اعلم یہ رویاء جزء نبوت ہیں۔جیسا کہ خود سرکار ﷺ کا ارشاد ہے کہ میرے بعد نبوت سے کچھ باقی نہیں رہے گا، رویاء صالحہ کے سوا۔

حدیث ۳۔۔۔۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ قَدِانْقَطَعَت فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ قَالَ فَشَقَّ ذَالِکَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ وَلٰکِنِ الْمُبَشِّرَاتِ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَاالْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤیَاالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ وَھِیَ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّۃِ وَ ھٰکَذَارَواہ الترمذی۔

(تفسیر ابن کثیر: تحت آیت زیر بحث، بحوالہ امام احمد)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ رسالت و نبوت کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہو گا نہ نبی۔ راوی کے بیان کے مطابق لوگوں پر یہ خبر شاق گزری، تو سرکار نے فرمایا لیکن مبشرات باقی رہیں گے۔ عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ یہ مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، 'مرد مسلمان کا خواب جو اجزاء نبوت کا ایک جزء ہے'۔ ترمذی نے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے۔

حدیث ۴۔۔۔۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَانُبُوَّۃَ بَعْدِیْ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قِیْلَ وَمَاالْمُبَشِّرَاتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الرُّؤیَاالْحَسَنَۃُ اَوقَالَ اَلرُّؤیَاالصَّالِحَۃَ۔

(تفسیر ابن کثیر: تحت آیت زیر بحث، بحوالہ امام احمد)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد مبشرات کے سوا نبوت کا کوئی حصہ باقی نہ رہے گا۔ دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسول یہ مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا: 'اچھے خواب' یا یہ فرمایا کہ 'نیک خواب'۔

حدیث ۵۔۔۔۔

اُرسِلتُ اِلَی الْخَلقِ کَافَّۃً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ

(ابن کثیر: آیت زیر بحث، بحوالہ مسلم و ترمذی و ابن ماجہ)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ، 'مجھے تمام مخلوق کا رسول بنا کر بھیجا گیا اور انبیاء کی آمد کے سلسلے کو مجھ پر ختم کر دیا گیا'۔

حدیث ۶۔۔۔۔

اِنِّی عِندَاللّٰہِ لَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاَنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ

(ایضاً: بحوالہ امام احمد)

سرکار نے فرمایا، 'میں علم الٰہی میں اُسی وقت آخری نبی تھا جب کہ آدم آب و گل کی منزلیں طے کر رہے تھے'۔

حدیث ۷۔۔۔۔

اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ ۔

(ایضاً: بحوالہ صحیحین)

حضور نے فرمایا کہ 'میں حاشر ہوں کہ بروزِ قیامت لوگوں کا حشر میرے قدموں پر ہوگا اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو'۔

۔۔۔۔امام نووی نے 'شرح مسلم' میں، شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے 'لمعات' اور 'مدارج النبوۃ' میں، عاقب کا معنی یہی بتایا ہے کہ عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ 'منتہی الارب' 'جواہر البحار' میں بھی یہی معنی مذکور ہے۔

حدیث ۸۔۔۔۔

اَنَا مُحَمَّدٌ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ ثَلَاثًا وَلَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ۔

(ایضاً: بحوالہ امام احمد)

ایک بار حضور ﷺ بزم صحابہ میں تشریف لائے اور فرمایا، 'میں محمد نبی امی ہوں'۔ ایسے ہی تین بار فرمایا اور پھر کہا، 'میرے بعد کوئی نبی نہیں'۔

حدیث ۹۔۔۔۔

اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّی وَالْحَاشِرُ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ۔

(مسلم شریف، ج ۲)

حضور ﷺ نے فرمایا، 'میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں آخری نبی ہوں، میں حاشر ہوں، میں توبہ کا نبی ہوں اور میں رحمت کا نبی ہوں'۔

۔۔۔۔علامہ نووی نے 'شرح مسلم' میں، علامہ نبہانی نے 'جواہر البحار' میں، ملا علی قاری نے 'مرقات شرح مشکوۃ' میں، شیخ عبدالحق دہلوی نے 'اشعۃ اللمعات' میں اور علامہ قسطلانی نے 'مواھب لدنیہ' میں، 'المقفّی' کا یہی معنی بتایا ہے کہ 'آپ ﷺ آخری نبی ہیں'۔ علامہ قسطلانی کے الفاظ یہ ہیں۔ فکان خاتمھم وآخرھم۔ یعنی حضور ﷺ انبیاء کو ختم فرمانے والے 'آخر الانبیاء' ہیں۔

حدیث ۱۰۔۔۔۔

کَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلُ تَسُوْسُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ کُلَّمَا ھَلَکَ نَبِیٌّ خَلَفَہٗ نَبِیٌّ وَاِنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ ۔

(بخاری و مسلم: کتاب الامارۃ)

حضور نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے امور کی تدبیر و انتظام ان کے انبیاء فرماتے

رہے۔ تو جب ایک نبی تشریف لے جاتے تو دوسرے ان کے بعد آجاتے، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حدیث ۱۱۔۔۔۔

اَنَا آخِرُالْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتُم آخِرُالْاُمَمِ

(سنن ابن ماجہ، باب فتنۃ الدجال)

حضور ﷺ نے فرمایا، 'میں سب نبیوں کا پچھلا نبی اور تم سب امتوں سے پچھلی امت ہو'۔

حدیث ۱۲۔۔۔۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَہِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّااَنَّہٗ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ۔

(بخاری و مسلم واللفظ للمسلم)

حضور ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا، 'تجھے مجھ سے ایسی نسبت ہے جیسے ہارون کو موسیٰ سے، مگر یہ کہ، میرے بعد کوئی نبی نہیں'۔

۔۔۔۔اس حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ہارون علیہ السلام سے تشبیہ دیتے ہوئے، حضور ﷺ کا یہ فرمانا کہ، 'میرے بعد کوئی نبی نہیں'، یہ اشارہ کررہا ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے ارشاد میں 'غیر تشریعی نبی' کے بھی ختم ہوجانے کی اطلاع دیدی ہے۔ اسلئے کہ حضرت ہارون علیہ السلام 'غیر تشریعی نبی' تھے۔ اب حاصل ارشاد یہ ہوا کہ، میرے بعد کوئی نبی نہیں نہ تشریعی، نہ ایسا جیسے حضرت ہارون علیہ السلام تھے یعنی غیر تشریعی۔

ارشادِ قرآنی 'خاتم النبیین' کا معنیٰ مراد 'خلف وسلف' اور 'خودسر کارِ رسالت' سے کیا منقول ہے؟ اسکی وضاحت کیلئے میں نے کتب احادیث وتفاسیر کا مختصر اور جامع انتخاب پیش کردیا ہے۔ طوالت سے بچنے کیلئے احادیث کی اسناد سے کوئی تعرض نہیں کیا ہے، صرف حوالہ جات پر اکتفا کیا ہے۔ جن کتابوں کے حوالے پیش کئے گئے ہیں، وہ خود اس قدر معتبر ومستند ہیں کہ ان میں کسی روایت کا بطورِ سند آجانا ہی اس کے 'قابل استناد' ہونے کیلئے کافی ہے۔ اب جب ہم تمام ذکر کردہ تفاسیر واحادیث پر گہری نظر ڈالتے ہیں تو، مندرجہ ذیل امور واضح طور پر سامنے آجاتے ہیں۔

۱۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ کا 'خاتم' ہونا بایں معنیٰ کہ آپ کا زمانہ، انبیاءِ سابق کے زمانے کے

بعد ہے۔اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ یہ عوام کا خیال نہیں ہے بلکہ یہی رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے اور اسی پر صحابہ و تابعین اور تمام علمائے دین کا اجماع ہے۔

۲۔۔۔۔'تاخرزمانی' میں کسی کیلئے کوئی فضیلت ہو یا نہ ہو، مگر ایک نبی کیلئے اس میں اتنی بڑی فضیلت ہے جس کا کما حقہ ادراک ایک غیر نبی سے ناممکن ہے۔اس لئے کہ جو آخری نبی ہوگا لازمی طور پر اس کی شریعت آخری شریعت ہوگی اور اس قدر کامل و مکمل ہوگی کہ مزید اس کی تکمیل کا سوال نہ ہوگا۔اس کی نبوت کا دائرہ ساری کائنات کو محیط ہوگا۔وہ کسی ایک قوم یا محدود زمانے کا نبی نہ ہوگا، بلکہ قیامت تک اس کی عظمت و شوکت کا پرچم لہراتا رہے گا۔اور وہ صرف نبی ہی نہ ہوگا، بلکہ رسول بھی ہوگا، جس کی رسالت، 'رسالت عامہ' ہوگی۔وہ اگر ایک طرف سارے عالم کیلئے 'نذیر' ہوگا تو دوسری طرف سارے عالم کیلئے 'ہادیء کامل' اور 'رحمت مجسم' بھی ہوگا۔

۳۔۔۔۔جب ایک نبی کیلئے 'تاخرزمانی' میں اس قدر فضیلتیں ہیں تو پھر ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کو 'اوصافِ مدح' میں رکھتے ہوئے اور اس مقام کو 'مقامِ مدح' قرار دیتے ہوئے بھی 'خاتم النبیین' کا معنی آخری نبی ہی ہے۔اس کا معنی 'آخری نبی' لینے سے نہ یہ کلمات 'اوصافِ مدح' سے نکلتے ہیں اور نہ ہی یہ مقام، 'مقامِ مدح' سے۔

۴۔۔۔۔'خاتم النبیین' کا معنی 'آخرالانبیاء' لینے سے نہ تو خدائے تعالیٰ پر زیادہ گوئی کا وہم ہوتا ہے اور نہ رسول کریم ﷺ کی قدر و منزلت میں کمی کا احتمال اور نہ ہی کلامِ الٰہی پر بے ارتباطی کا الزام۔ اس لئے کہ اگر خدانخواستہ 'خاتم النبیین' کا معنی 'آخرالانبیاء' لینے سے یہ خرابیاں لازم آتیں، تو ناممکن تھا کہ تمام علمائے متقدمین و متاخرین بیک زبان اور بیک قلم اس بات پر اتفاق کر لیتے کہ 'خاتم النبیین' کا معنی 'آخرالانبیاء' ہے۔اور یہاں تو معاملہ اور بھی اہم ہے، اسلئے کہ خود سرکار رسالت ﷺ نے بھی 'خاتم النبیین' کا معنی لانبی بعدی فرمادیا ہے۔

۵۔۔۔۔'خاتم النبیین' کا ایسا معنی بتانا کہ اگر بالفرض بعد زمانہء نبوی کوئی نبی پیدا ہو، تو پھر بھی 'خاتمیت محمدی' میں کچھ فرق نہ آئے، قرآنِ کریم کے ثابت شدہ اجماعی مفہوم کو بدلنے کی شرمناک کوشش ہے، جس کا کفر ہونا 'اظہر من الشمس' ہے۔

مذکورہ بالا نتائج کو ذہن نشین کرتے ہوئے آیئے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی

ایک 'اثر' پر ایک تحقیقی نظر ڈالیئے۔

۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ سَبْعَ اَرْضِیْنَ فِیْ کُلِّ اَرْضٍ آدَمُ کَاٰدَمِکُمْ وَنُوْحٌ کَنُوْحِکُمْ وَ اِبْرَاھِیْمَ کَاِبْرَاھِیْمِکُمْ وَعِیْسٰی کَعِیْسَاکُمْ وَنَبِیٌّ کَنَبِیِّکُمْ۔ (در منثور وغیرہ)

بیشک اللہ نے سات زمینیں پیدا فرمائیں، ہر زمین میں آدم تمہارے آدم کی طرح، اور نوح تمہارے نوح کی طرح، اور ابراہیم تمہارے ابراہیم کی طرح، اور عیسیٰ تمہارے عیسیٰ کی طرح اور نبی تمہارے نبی کی طرح ہیں۔

۔۔۔اس اثر سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ جس زمین پر ہم بستے ہیں، اس زمین کے علاوہ بھی زمین کے چھ طبقے ہیں اور ہر طبقہ میں رشد و ہدایت کا کام انجام دینے کیلئے انبیاء کرام کی بعثت ہوتی رہی۔اور ظاہر ہے کہ ہر ہر طبقہ میں اس طبقہ کے سلسلہ نبوت کا کوئی مبدء ہوگا اور کوئی منتہی۔اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ہر ہر طبقہ میں 'مبدء و منتہی' صرف ایک ہی ایک ہونگے۔لہٰذا 'اثر مذکور' میں ہر طبقے کے اوّل کو ہمارے طبقہ کے اوّل سے 'نفس اوّلیت' میں اور ہر طبقے کے آخر کو ہمارے طبقے کے آخر سے آخر ہونے میں تشبیہ دے دی گئی۔مگر اس 'اثر' کے کسی گوشے سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ ہمارے طبقہ کے حضرت آدم و نوح و ابراہیم وغیرہ ان طبقاتِ باقیہ کے حضرت آدم و نوح و ابراہیم وغیرہ کے ہم عصر تھے یا ان سے مقدم و موخر۔۔۔۔یا یہ کہ مثلاً ہمارے طبقہ کے آدم سے دوسرے بعض طبقہ کے آدم مقدم، بعض طبقے کے آدم موخر اور بعض طبقہ کے آدم ہم عصر رہے۔ہاں 'اثر مذکور' کے ظاہری الفاظ یہ ضرور اشارہ کر رہے ہیں کہ جس طرح ہمارے طبقے میں تشریعی اور غیر تشریعی دونوں طرح کے نبی ہوتے رہے، یہی حال ان طبقوں کا بھی ہے۔۔۔۔اب رہ گئے ہمارے طبقہ کے علاوہ دوسرے طبقوں کے 'حضراتِ خاتم' وہ آپس میں ایک دوسرے سے مقدم و موخر تھے یا ہم عصر، 'اثر مذکور' یہ بھی بتانے سے خاموش ہے۔۔۔۔ہمارے طبقہ کے 'خاتم' کو پیش نظر رکھتے ہوئے، اگر دوسرے طبقات کے 'خاتم' پر غور کیا جائے تو عقلاً چار صورتیں نکلتی ہیں۔

اوّل۔۔۔یہ کہ نچلے طبقات کے خاتم کے کل۔۔یا۔۔ان کا بعض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عصر کے بعد ہوئے ہوں۔

دوم۔۔۔یہ کہ مقدم ہوئے ہوں، یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عصر انہیں نہ ملا ہو۔

سوم۔۔۔ یہ کہ ہم عصر بھی ہوں اور صاحب شرع جدید بھی۔
چہارم۔۔۔ یہ کہ ہم عصر ہوں، مگر صاحب شرع جدید نہ ہوں۔

مذکورہ بالا احتمالات میں پہلا احتمال بداھۃً باطل ہے۔ اسلئے کہ دلائل وضاحت کر چکے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے بعد کسی اور کو نبوت نہیں دی گئی۔۔۔ دوسرے احتمال کی صورت میں آنحضرت ﷺ 'خاتم الانبیاء جمیع طبقات' ہونگے۔ لہٰذا ضرورت نہ ہوگی کہ کوئی لفظ 'خاتم النبیین' کے ظاہری اور متواتر و متوارث معنی کے بدلنے کی جسارت کرے۔ اسی طرح تیسرا احتمال بھی باطل ہے۔ اسلئے کہ بعثت نبویہ سے متعلق جو نصوص ہیں انکا عموم ظاہر کر رہا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت سارے عالم کیلئے ہے اور آپ کی رسالت، 'رسالت عامہ' ہے۔ یوں ہی چوتھی صورت باطل ہے۔

۔۔۔ اوّلاً۔۔۔ اسلئے کہ اگر کسی طبقے کا 'خاتم' فریضہء نبوت ادا کرنے میں عہد نبوی میں ہمارے نبی کا شریک ہوگا تو ہمارے نبی صرف اپنے ہی طبقے کے انبیاء کے خاتم ہونگے، جملہ انبیاء کے خاتم نہ ہونگے۔ اس صورت میں آپ کا 'ختم' اضافی ہوگا، حقیقی نہ ہوگا۔ حالانکہ ارشادِ ربانی 'وخاتم النبیین' اور ارشاداتِ رسول ﷺ۔۔۔ انا خاتم النبیین، ختم بی انبیاء، ختم بی النبیون، فختمت الانبیاء اور انا آخر الانبیاء۔۔۔ کا اطلاق و عموم واضح کر رہا ہے کہ آپ ہر ہر نبی کے 'خاتم' ہیں، خواہ وہ کسی طبقہ کا نبی ہو۔۔۔ یا نیز آپ کا 'ختم' بہ نسبت 'جملہ انبیاء جمیع طبقات'، کے حقیقی ہے۔ خود صاحب تحذیر الناس' لکھتے ہیں کہ 'اطلاق 'خاتم النبیین' اس بات کو مقتضی ہے کہ اس لفظ میں کچھ تاویل نہ کیجئے اور علی العموم تمام انبیاء کا 'خاتم' کہیئے۔ (تحذیر الناس، ص۱۴)

۔۔۔ نیز لکھتے ہیں 'لفظ 'خاتم النبیین'، جس کی اطلاق اور نبیین کی عموم کے باعث کسی نے آج تک ائمہ دین میں سے کسی قسم کی تاویل یا تخصیص کا کرنا جائز نہ سمجھا'۔ (تحذیر الناس، ص۱۵)

۔۔۔ ثانیاً۔۔۔ اس لئے کہ بلا تخصیص، جملہ انبیاء کا 'خاتم' ہونا نصوص کی روشنی میں آپ کی خصوصیات میں سے ہے۔ اب اگر دوسرا بھی اس وصف میں آپ کا شریک ہے، تو پھر اس میں آپ کی خصوصیت نہیں رہ جاتی۔

۔۔۔ ثالثاً۔۔۔ اسلئے کہ اگر کسی طبقہ میں ایسا 'خاتم'، جو فریضہء نبوت ادا کرنے میں ہمارے رسول کا شریک اور آپ کا ہم عصر ہوتا، تو نصوص میں 'خاتم النبیین' کی جگہ 'من خواتم النبیین' کا لفظ ہوتا۔

اس صورت میں عقلی طور پر لفظ 'خواتم' تمام 'خاتمین' کو ایک منزل میں رکھ کر انکے سوا کو 'النبیین' کے دائرے میں شامل کر لیتا۔۔۔۔الحاصل۔۔۔۔نصوص میں 'خواتم' کے بجائے 'خاتم' کا لفظ ظاہر کر رہا ہے کہ 'حقیقی آخری نبی' کوئی ایک ہی ہے۔

۔۔۔۔رابعاً۔۔۔۔اسلئے کہ حضور ﷺ جن کی نبوت و رسالت بالاتفاق تمام مخلوق کو عام ہے، آپ نے نبوت کو ایک مکان سے تشبیہ دی اور صرف اپنے کو اس مکان کی آخری اینٹ قرار دیا۔ اب اگر بالفرض کوئی اور رسول کریم ﷺ جیسی 'خاتمیت' رکھتا تو سرکار صرف اپنے کو آخری اینٹ قرار نہ دیتے۔ اور اس مکان میں اپنے ظہور سے پہلے صرف ایک ہی اینٹ کا خلا ظاہر نہ فرماتے۔ اس مقام پر یہ کہنا کہ حضور نے صرف اپنے طبقے کو سامنے رکھ کر یہ بات فرمائی ہے، صرف یہی نہیں کہ ایک بے دلیل دعویٰ ہے، بلکہ ارشادِ رسول ﷺ کے اطلاق و عموم سے متصادم بھی ہے۔

۔۔۔۔خامساً۔۔۔۔اسلئے کہ حضور ﷺ نے اپنے کو 'عاقب' اور 'مقفّی' فرمایا ہے اور اس کو اپنی خصوصیات میں رکھا ہے۔ اب اگر آپ جیسی 'خاتمیت' والا کوئی اور بھی ہو تو 'عاقب' اور 'مقفّی' ہونے میں آپ کی خصوصیت نہیں رہ جاتی۔

اس مقام پر یہ اچھی طرح ذہن نشین رہے کہ نصوص میں حضور کو جو 'آخری نبی' فرمایا گیا ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کو نبوت سب کے آخر میں دی گئی ہے، بلکہ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے ظہور میں سب انبیاء کے آخر ہیں۔ اور آپ کا زمانہ ظہور آپ کے سوا دوسرے تمام انبیاء کے زمانہ ظہور کے بعد ہے۔ نیز آپ کے بعد اب کسی تشریعی نبی کو نہ بھیجا جائے گا۔۔۔ الغرض۔۔۔ از روئے زمانہ نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا مطلب وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا ۔۔۔۔ ورق الٹ کر جملہ تفاسیر و احادیث کو دیکھ ڈالئے! ہر ایک، رسول کریم ﷺ کی 'خاتمیت' کو 'خاتمیت زمانی' قرار دے رہا ہے۔ اور 'تاخر زمانی' کا خود صاحب تحذیر الناس' کے نزدیک بھی یہی مطلب ہے کہ، 'آپ کا زمانہ، انبیاءِ سابق کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں'۔ (تحذیر الناس، ص ۲) ۔۔۔۔ رہ گیا حضور ﷺ کی نبوت کا مسئلہ، تو آپ ﷺ نبوت سے اُسی وقت سرفراز کئے جا چکے تھے، جبکہ کسی نبی کا وجود بھی نہ تھا۔ چنانچہ حضور سے دریافت کیا گیا: متی وجبت لك النبوة ۔۔۔۔ حضور کیلئے نبوت کس وقت ثابت ہوئی۔۔۔۔ آپ نے فرمایا: وآدم بين الروح

والجسد۔۔۔جب آدم روح وجسم کے درمیان تھے۔

اس حدیث کو حاکم، بیہقی، ابونعیم اور ترمذی نے اپنی جامع میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔الفاظِ روایت ترمذی کے ہیں۔جنھوں نے افادۂ تحسین کے ساتھ اسے روایت کیا ہے۔۔۔۔نیز۔۔۔اسی حدیث کو امام احمد نے 'مسند' میں، امام بخاری نے 'تاریخ' میں، ابن سعد و حاکم اور بیہقی وابونعیم نے حضرت میسرۃ سے اور طبرانی وبزاز وابونعیم نے حضرت عبداللہ ابن عباس سے اور ابونعیم نے امیر المومنین فاروق اعظم سے۔۔۔۔نیز۔۔۔۔ابن سعد نے حضرت ابن ابی الجد عاو حضرت مطرف بن عبداللہ بن الشخیر اور حضرت عامر رضی اللہ عنہم سے بآسانید متبانیہ والفاظ متقاربہ روایت کیا ہے۔امام عسقلانی نے 'کتاب الاصابۃ' میں حدیث میسرہ کی نسبت فرمایا ہے۔۔۔۔۔ سندہ قوی۔۔ اسکی سند قوی ہے۔شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی 'مدارج النبوۃ' (ص۲) میں محل استناد میں یہ حدیث روایت کی ہے کہ كُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰنَ اٰدَمَ لَمُنْجَدَلٌ فِيْ طِيْنَتِه۔۔۔۔میں اس وقت نبی تھا جب آدم آب وگل کی منزلیں طے کر رہے تھے۔اس حدیث کی نقل سے پہلے متصلاً حضرت شیخ فرماتے ہیں 'اولست در نبوت' یعنی حضور نبوت میں اوّل ہیں۔خود مولوی قاسم نانوتوی نے 'تحذیر الناس' (ص ۷) پر مندرجہ ذیل حدیث نقل کی ہے اور اسے 'مقام استشہاد' اور 'محل استناد' میں رکھا ہے۔

كُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰنَ اٰدَمَ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ

میں نبی تھا دراں حالانکہ آدم آب وگل میں تھے

۔۔۔۔ان نصوص کے پیش نظر یہ اور بھی واضح ہو جاتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کے 'آخری نبی' ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کو نبوت سب کے آخر میں دی گئی۔اسلئے کہ نبوت میں تو آپ اوّل ہیں، ہاں آپ کا ظہور سب کے آخر میں ہوا۔اور اب آپ کے عہد میں، نیز آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

ان تفصیلات وتشریحات نے واضح کر دیا کہ 'خاتم النبیین' کے جو اجماعی اور متواتر معنی ہیں، اس کی روشنی میں یہ ناممکن ہے کہ کسی طبقہ کا کوئی نبی آپ کا ہم عصر ہو یا آپ کے عصر کے بعد آئے۔اب کسی نبی کو ہمارے نبی کا ہم عصر قرار دینا یا ہمارے نبی کے عصر کے بعد کسی نبی کی تجویز کرنی، یقیناً 'خاتم النبیین' کے اجماعی معنی کا کھلا ہوا انکار ہے۔اب 'اثر ابن عباس' کو قابل قبول

بنانے کی لے دے کے یہی ایک صورت رہ گئی ہے کہ اس اثر میں طبقاتِ باقیہ کے جن انبیاء کا ذکر ہے، ان کے وجود کو حضور ﷺ کے وجودِ ظاہری کے زمانے سے پہلے ہی تسلیم کرلیا جائے تو مذکورہ بالا خرابیاں لازم نہیں آتیں۔۔۔۔ مگر ایک عظیم خرابی یہ مان لینے کے بعد بھی رہ جاتی ہے۔ وہ یہ کہ 'اثر مذکور' میں 'طبقاتِ باقیہ' کے 'آخری نبی' کو ہمارے نبی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ حالانکہ 'نبوت' ہو یا 'خاتمیت'، نیز 'اوصافِ نبوت' ہوں یا 'کمالاتِ رسالت'، کسی بات میں بھی 'طبقاتِ باقیہ' کا آخری نبی ہمارے نبی کی طرح نہیں۔ اس لئے کہ ہمارے نبی کی نبوت، 'نبوتِ عامہ' اور رسالت، 'رسالت شاملہ' ہے، جس سے دوسرے انبیاء کو مشرف نہیں کیا گیا۔ یوں ہی ہمارے نبی کی 'خاتمیت'، 'حقیقی خاتمیت' ہے۔ رہ گئی دوسرے طبقات کے آخری نبی کی 'خاتمیت'، وہ تو محض اعتباری اور اضافی ہے۔ پھر دونوں میں کیا مماثلت؟ اسلئے کہ دونوں میں جوہری و حقیقی فرق ہے۔

یہ ذہن نشین رہے کہ ہمارے نبی اور دوسرے طبقات کے آخری نبی کے مابین 'اثر مذکور' کو قابل قبول بنانے کیلئے جو بھی معقول وجہ تشبیہ نکالی جائے گی اس میں انُ انبیاء کی تخصیص نہ رہ جائے گی، بلکہ ہمارے طبقہ کے انبیاء اور ہمارے نبی کے مابین بھی اسی طرح کی وجہ شبہ نکال کر انکو ہمارے نبی کی طرح کہا جاسکے گا۔ لہٰذا 'اثر ابن عباس' کا مضمون مہمل و بیکار ہو کر رہ جائے گا ۔۔۔۔ اور اس سلسلے کی آخری بات تو یہ ہے کہ خود صاحب تحذیر الناس' کو اس بات کا اعتراف ہے کہ اگر 'خاتم النبیین' میں 'خاتمیت زمانی' مراد لے لی گئی تو 'اثر مذکور' اس کے معارض ہوجائے گی۔ لیکن اگر وہ معنی مراد لیا جائے جو خود انھوں نے گڑھا ہے تو 'اثر مذکور' غلط ہونے سے بچ جائے گی۔ اسی مضمون کی طرف 'تحذیر الناس' (ص ۲۴) پر اشارہ کر کے (ص ۲۵) پر صاف لفظوں میں لکھ دیا کہ:

'علاوہ بریں برتقدیر خاتمیت زمانی انکار اثر مذکور میں
قدر نبی ﷺ میں کچھ افزائش نہیں'۔

۔۔۔۔ اور جب یہ بخوبی ثابت کیا جاچکا ہے کہ 'خاتم النبیین' میں 'ختم' سے 'ختم زمانی' مراد لینا تمام امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے۔ تو اب 'اثر مذکور' میں جو 'علت قادحہ' ہے اسکو سمجھنے میں کسی معمولی فہم وفراست والے انسان کو بھی کوئی دشواری نہ ہوگی۔ اب اگر کوئی اثر مذکور کی اسناد کو صحیح ۔۔۔۔ یا ۔۔۔۔ حسن قرار دے رہا ہو تو، صرف اتنی وجہ سے اس 'اثر' کا مضمون اپنی 'علت قادحہ' کے سبب

قابل قبول نہیں ہوسکتا۔اور نکتہ آفرینیوں کے سہارے اس اثر کے مضمون پر کسی عقیدے کی عمارت نہیں تعمیر کی جاسکتی۔

ان تمام مباحث کو سامنے رکھتے ہوئے 'ختم نبوت' کے باب میں اسلام کا جو نظریہ سامنے آتا ہے، وہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کے عہد میں یا آپ کے عہد کے بعد، تا قیامت اب کوئی نیا نبی نہیں پیدا کیا جائے گا۔نہ حقیقی، نہ مجازی، نہ ظلی، نہ بزوری، نہ تشریعی، نہ غیر تشریعی، نہ اسرائیلی، نہ محمدی۔ شریعت محمدیہ ہی آخری شریعت ہے جو تا قیامت رہنے والی ہے۔قرآن وحدیث میں آپ کو جو 'خاتم النبیین' کہا گیا ہے، اسکا یہی مطلب ہے کہ آپ زمانہ کے لحاظ سے آخری نبی ہیں۔اب آپ کے عہد میں یا آپ کے بعد کسی طرح کا کوئی نبی نہیں پیدا کیا جائے گا۔یہ وہ اسلامی عقیدہ ہے جو کتاب وسنت اور اجماعِ امت سبھی سے ثابت ہے۔

ان حقائق کو ذہن نشین فرما کر اب آیئے اور عہد جدید کے 'قاسم العلوم والخیرات' کی بھی مزاج پرسی کرتے چلئے۔آپ بانیءدار العلوم دیو بند ہیں۔آپ نے اپنی کتاب 'تحذیر الناس' میں لفظ 'خاتم النبیین' میں تاویلِ فاسد کا سہارا لیکر غلام احمد قادیانی کیلئے دعویٰ نبوت کی راہ ہموار کرنے میں جو شاندار رول ادا کیا ہے، اس کیلئے 'امت قادیان' آپ کی بجا طور پر شکر گزار ہے۔ بعض قادیانیوں کی تحریریں نظر سے گزری ہیں، جس سے پتہ چلتا ہے کہ 'ختم نبوت' کے باب میں قادیانیوں کا موقف بالکل وہی ہے جو 'صاحب تحذیر الناس'، مولوی قاسم نانوتوی کا ہے۔۔۔۔اسکا اعتراف خود مولوی قاسم نانوتوی کے بعض بہی خواہوں نے بھی کیا ہے۔یقین نہ ہو تو اٹھا لیجئے 'شبستان اردو ڈائجسٹ'، نئی دہلی، نومبر ۱۹۷۲ء' کو مولوی فارقلیط صاحب کے قلم سے نکلے ہوئے یہ فقرے ملیں گے۔

'بیج بویا علماء نے اور جب وہ تناور درخت ہوگیا
تو اس کا پھل کھایا مرزا غلام احمد قادیانی نے'

اپنے قلم سے اپنے قاسم العلوم کا یہ عقیدہ بتایا کہ:

'اگر آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی آجائے
تو پھر بھی 'ختم نبوت' نہیں ٹوٹے گی'

علمائے دیوبند کو علمائے اہل سنت کا نام دیکر یہ کہا ہے کہ:

'علمائے اہل سنت اور قادیانی ایک
ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں'۔

چلتے چلتے بارگاہِ خداوندی میں ان لفظوں میں دعا کی ہے کہ:

'جو فتنہ علماء دیوبند اور قادیانیوں نے برپا کیا ہے
اس کا خاتمہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہو جائے'۔

فارقلیط صاحب نے ان باتوں کو اپنے گمنام دانشوروں کی طرف منسوب کیا ہے۔۔۔۔
خیر۔۔۔۔یہ فارقلیط صاحب کی بولی ہو یا انکے دانشوروں کی، مگر بات تو سچی ہی ہے۔ ہاں پہلے فقرے میں جس بیج کا ذکر ہے، فارقلیط صاحب کے دانشوروں کے خیال میں وہ 'نزول مسیح' کا عقیدہ ہے۔۔۔۔حالانکہ صحیح بات یہ ہے کہ وہ بیج 'تحذیر الناس' کی عبارت ہے۔ جس کی روشنی میں مولوی قاسم نانوتوی کا یہ عقیدہ سامنے آتا ہے کہ 'اگر آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی آجائے تو پھر بھی ختم نبوت نہیں ٹوٹے گی'۔

اچھا اب آیئے اور دیکھئے یہ ہے 'تحذیر الناس'، مطبوعہ محمدی پرنٹنگ پریس، دیوبند، جس کو کتب خانہ رحیمیہ، دیوبند نے شائع کیا۔ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ اس کتاب کا کون سا ایڈیشن ہے۔

اولاً۔۔اس کا صفحہ ۳ ملاحظہ فرمایئے:

۔۔۔صاحب تحذیر الناس رقمطراز ہیں۔۔۔

اوّل معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں، تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔ عوام کے خیال میں تو رسول ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارہ نہ ہوگی کہ اس میں ایک تو خدا کی جانب زیادہ گوئی کا وہم ہے۔ آخر اس وصف میں اور قد و قامت و شکل

ورنگ وحسب ونسب وسکونت وغیرہ اوصاف میں جن کو نبوت یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں، کیا فرق ہے جو اسکا ذکر کیا اور اُن کو ذکر نہ کیا۔ دوسرے رسول اللہ ﷺ کی جانب نقصان قدر کا احتمال کیونکہ اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کیا کرتے ہیں۔ اعتبار نہ ہو تو تاریخوں کو دیکھ لیجئے۔ باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا، اسلئے سد باب اتباع مدعیان نبوت کیا ہے جو کل کو جھوٹے دعوے کرکے خلائق کو گمراہ کریں گے۔ البتہ فی حد ذاتہ قابل لحاظ ہے پر جملہ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ اور جملہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖن میں کیا تناسب تھا، جو ایک کو دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو مستدرک منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا۔ اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے ربطی بے ارتباطی خدا کے کلام معجز نظام میں متصور نہیں۔ اگر سد باب مذکور منظور ہی تھا تو اس کیلئے اور بیسیوں موقع تھے۔ بلکہ بنائے خاتمیت اور بات پر ہے، جس سے تاخر زمانی اور سد باب مذکور، خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی ﷺ دوبالا ہو جاتی ہے۔

(تحذیر الناس، ص ۳، ۴)

اب آیئے اس پوری عبارت کا حاصل مراد، نمبر وار ملاحظہ فرمایئے:

۔۔۔صاحب تحذیر الناس کے نزدیک۔۔۔

۱۔۔۔'خاتم النبیین' کا معنی 'سب میں پچھلا نبی' قرار دینا عوام اور جاہلوں کا خیال ہے، اہل فہم و فراست کا نہیں۔ لہٰذا جن جن حضرات نے 'خاتم النبیین' کا معنی 'آخر الانبیاء' قرار دیا ہے، وہ سب جاہل اور فہم و فراست سے عاری ہیں۔

۲۔۔۔'خاتم النبیین' بمعنی 'آخر الانبیاء' ہونے میں بالذات کوئی فضیلت نہیں۔ تھوڑی دور آگے چل کر یہ بھی کہہ دیا کہ 'خاتم النبیین' بمعنی 'آخر الانبیاء' ان اوصاف کی طرح ہے جن کو فضائل میں کچھ دخل نہیں۔ لیجئے اب 'بالذات' کے لفظ کی پیوندکاری سے جو فریب دینا تھا اس کا بھی دامن تار تار ہو گیا۔ بالآخر 'خاتم النبیین' بمعنی 'آخر الانبیاء' کو ایسے ویسوں کے اوصاف کی طرح لکھ دیا۔

۳۔۔۔'خاتم النبیین' کے معنی اگر 'آخری نبی' لیا جائے گا تو ایک طرف خدا 'فضول گو' ٹھہرے گا اور دوسری طرف قرآن بے ربط۔ دیکھ لیا آپ نے 'تحذیر الناس' کی عبارتِ منقولہ کی زہر افشانیاں۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ 'خاتم النبیین' کا معنی 'آخری نبی' ہے۔ یہی معنی صحابہ کرام بلکہ

ساری امت مسلمہ نے سمجھا۔ خود حضور ﷺ نے متواتر حدیثوں میں 'خاتم النبیین' کا یہی معنی ارشاد فرمایا تو قطعاً بلا شبہ یہی آیت کی مراد ٹھہری۔ اب اس مراد پر جو اعتراض وایراد ہونگے وہ یقیناً خدائے عزوجل اور قرآن کریم پر ہوں گے۔ غور تو فرمایئے کہ ساری امت، تمام صحابہ اور خود سرکارِ رسالت کو جاہل ونافہم، اللہ کو فضول گو، اور قرآن کو بے ربط، قرار دیتے ہوئے نانوتوی صاحب نے یہ بھی نہیں سوچا کہ وہ کفر پر کفر بکے جارہے ہیں۔۔۔۔ وہ بھی کوئی قلم ہے جو چلے تو بدمست شرابی کی طرح نظر آئے۔۔۔۔ 'خاتم النبیین' بمعنیٰ 'آخرالانبیاء' کا حضور ﷺ کے اعلیٰ فضائل اور جلیل القدر کمالات و مدائح میں سے ہونا، اسی طرح ضروریاتِ دین میں سے ہے جس طرح 'خاتم النبیین' کا معنیٰ 'آخری نبی' قرار دینا ضروریاتِ دین میں سے ہے، تو جس طرح ارشادِ قرآنی 'خاتم النبیین' کا معنیٰ 'آخری نبی' مراد نہ لینا ضروریاتِ دین کا انکار ہے، بالکل اسی طرح 'خاتم النبیین' بمعنیٰ 'آخرالانبیاء' میں فضیلت سے انکار کرنا قطعاً ضروریاتِ دین سے انکار کرنا ہے اور شانِ رسالت مآب کی سخت توہین وتنقیص کرنی ہے۔۔۔۔ اور آگے آیئے اور دیکھئے صاف اقرار ہے، کہ اُس معنی متواتر اور مفہوم کے، جملہ مسلمین کو جاہلوں کا خیال بتا کر، جو معنی نانوتوی صاحب نے گڑھے ہیں وہ خود ان کی اپنی ایجاد ہے۔ اکابر کا فہم وہاں تک نہیں۔

۔۔۔ چنانچہ نانوتوی صاحب رقمطراز ہیں۔۔۔

> 'نقصانِ شان اور چیز ہے اور خطاء ونسیان اور چیز ہے۔ اگر بوجہ کم اتفاقی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو انکی شان میں کیا نقصان آ گیا اور کسی نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہو گیا۔
>
> گاہ باشد کہ کودک ناداں
>
> بغلط بر ہدف زند تیرے'
>
> (تحذیر الناس، ص ۲۶)

نانوتوی صاحب کی یہ تحریر اس بات کی دلیل ہے کہ نانوتوی صاحب 'خاتم النبیین' کا جو معنی بتا رہے ہیں وہ اسلاف سے منقول نہیں، بلکہ خود ان کے ذہن کا اختراع ہے۔ خیال تو فرمایئے، اسی اختراعی معنی کے بل بوتے پر نانوتوی صاحب نے معنی متواتر ومتوارث کو جاہلوں کا خیال بتا کر صحابہء کرام سے لیکر آج تک کے مسلمانوں کو جاہل ٹھہرایا ہے اور پھر اس کا عذر کم اتفاقی گڑھا ہے۔ یعنی

صحابہ کرام سے لیکر آج تک جملہ اکابر ملت اسلامیہ نے اس دینی وایمانی عقیدہ ضروریہ کی طرف کم التفاتی کی جس کے سبب اس کو سمجھنے میں غلطی سے دوچار ہو گئے۔ وہ تو کہئے تیرھویں صدی کے ایک 'کودک نادان' نے تیر مار لیا ورنہ کہا نہیں جاسکتا کہ اس غلطئ متواتر کا سلسلہ کہاں تک پہنچتا۔۔۔ اور غضب تو یہ ہے کہ یہ جاہل، نافہم اور ایک 'عظیم عقیدۂ ایمانیہ' کی طرف کم التفات صرف صحابہ کرام اور جمیع امت ہی کو نہیں قرار دیا بلکہ خود حضورِ اقدس ﷺ کی ذات والا تبار کو بھی ان خطابات کا نشانہ بنا لیا ہے، اس لئے کہ سرکار رسالت ﷺ نے بھی تو یہی معنی سمجھا ہے اور بتایا ہے۔ نانوتوی صاحب کے عہد حاضر کے تمام وکلاء، اگر حضور ﷺ پر سے یہ نانوتوی تشنیعین اٹھانا چاہتے ہیں تو آئیں اور ایک حدیث صحیح سے (خواہ وہ خبرِ واحد ہی کیوں نہ ہو) ثبوت دیدیں کہ آیت کے یہ معنی جو 'کودک نادان' نے گڑھے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کہیں فرمائے ہیں۔ اور جب نہیں بتاسکتے اور یقیناً نہیں بتا سکتے، تو اقرار کریں کہ نانوتوی صاحب نے قرآنِ کریم کی اُس تفسیر کو، جو نبی کریم، صحابہ و تابعین اور جملہ امت سے متواتر ہے، مردود و باطل ٹھہرائی اور تفسیر بالرائے کی، نیز تمام امت بلکہ خود سرکارِ رسالت ﷺ کو جاہل و نافہم اور ضروریات دین کی طرف کم التفات بتایا۔۔۔ مزید براں۔۔۔ جو معنی نبی کریم وصحابہ وامت نے بتائے، سمجھے، اور جسے حضور کی مدح میں شمار کیا، ان کے مراد ہونے پر اللہ عزوجل کی جانب 'زیادہ گوئی' کا وہم، رسول اللہ ﷺ کی طرف 'نقصانِ قدر' کا احتمال اور قرآنِ عظیم پر 'بے ربطی' کا الزام قائم کیا۔ اور جب وہ معنی یقیناً مراد ہیں اور مقام مدح میں مذکور ہیں تو پھر نانوتوی صاحب کے نزدیک، اللہ ورسول اور قرآنِ عظیم پر ان کے لگائے ہوئے سارے الزامات ثابت ہو گئے۔ ایسا لگتا ہے کہ کفر پر کفر بکنے کو نانوتوی صاحب نے ایمان سمجھ رکھا ہے۔۔۔ یہ مسئلہ بھی قابل غور ہے کہ نانوتوی صاحب نے یہ تو کہہ دیا کہ 'تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں'، مگر یہ نہیں سوچا کہ مقامِ مدح میں مذکور ہونے کیلئے وہی فضیلت ضروری نہیں جو بالذات ہو۔ خود انہی کے دھرم میں اگلے تمام انبیاء کی نبوت 'بالعرض' ہے، کسی کی 'بالذات' نہیں، جس پر انکی یہ تحریر شاہد ہے۔۔۔

'بالجملہ رسول اللہ ﷺ وصف نبوت میں بالذات ہیں
اور سوا آپ کے اور انبیاء موصوف بالعرض'

(تحذیر الناس ص ۸)

۔۔۔باوجود اس کے قرآن عظیم میں جابجا، وصف نبوت سے ان کی مدح فرمائی گئی ہے۔علاوہ ازیں جب 'خاتم النبیین' بمعنیٰ 'آخرالانبیاء' کا 'مقامِ مدح' میں ہونا 'ضروریاتِ دین' سے ہے اور نانوتوی دھرم میں 'فضیلت بالذات' نہ ہونے کے باعث یہ کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا۔تو قطعاً ظاہر ہوگیا کہ نانوتوی صاحب نے ارشادِ الٰہی کو غلط مانا، یہ کفر ہوا کہ نہیں؟

۔۔۔اور آگے آیئے نانوتوی صاحب رقمطراز ہیں۔۔۔

'ہاں اگر خاتمیت بمعنی اوصاف ذاتی بوصف نبوت لیجیے جیسا اس ہیچمداں نے عرض کیا ہے تو پھر سوائے رسول اللہ ﷺ اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی ﷺ نہیں کہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افرادِ خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہوجائے گی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا'۔

(تحذیر الناس، ص ۲۵)

'تحذیر الناس' کے اوپر دیئے گئے حوالے کے آخری جملہ (بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا) پر خاص توجہ چاہوں گا۔یہ تو ظاہر ہی ہے کہ جب بعد زمانہء اقدس کوئی نبی پیدا ہوگا تو حضور سب کے آخری نبی نہ ہونگے۔اسلئے کہ حضور بعد اور نبی ہوا۔اور 'خاتمیت زمانی' بقول 'تحذیر الناس' (ص ۳) یہی تھی کہ 'آپ سب میں آخری نبی ہیں' یہ تو بداہتہً گئی اور اسکے جاتے ہی وہ جو خاتمیت ذاتی گڑھی تھی وہ بھی فنا ہوگئی اسلئے کہ خود 'تحذیر الناس' میں ہے کہ 'ختم نبوت بمعنی معروض کو تاخر زمانی لازم ہے'۔

اور ظاہر ہے کہ لازم کے انتفاء سے ملزوم کا انتفاء ہو جاتا ہے۔تو 'ختم زمانی' اور 'ختم ذاتی' سب ختم و فنا ہوگئے۔صرف نانوتوی صاحب کی 'بے معنی خاتمیت' کا ہوا باقی رہا۔اب یہ روشن ہوگیا کہ نانوتوی صاحب واضح طور پر 'خاتم النبیین' سے مطلقاً کفر کر بیٹھے ہیں۔لطیفے کی بات تو یہ ہے کہ نانوتوی صاحب نے 'تحذیر الناس' (ص ۱۰) پر 'ختم زمانی' کی نسبت خود کو لکھا ہے کہ 'اس کا منکر بھی کافر ہوگا'۔اور پھر صفحہ ۲۵ تک پہنچتے پہنچتے 'ختم ذاتی' اور 'ختم زمانی' دونوں کا انکار کر دیا اور اپنے منہ آپ ہی کافر ہوگئے۔۔۔۔'خاتمیت' کے باب میں نانوتوی صاحب کے قلم کی بدمستی کے دو ایک نمونے اور بھی ملاحظہ کرتے چلیے۔

۔۔۔تحذیر الناس صفحہ ۱۴ پر رقم طراز ہیں۔۔۔۔

'غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جاوے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔'

۔۔۔آگے چل کر رقمطراز ہیں۔۔۔۔

'اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔' (تحذیر الناس، صفحہ ۲۵)

اس عبارت کا ابتدائی کچھ حصہ پہلے نقل کر چکا ہوں۔اپنی اس عبارت میں لفظ 'تجویز' استعمال کر کے نانوتوی صاحب نے واضح کر دیا ہے کہ جہاں جہاں انہوں نے بالفرض بالفرض کہا ہے اس سے 'فرضِ اختراعی' مراد نہیں بلکہ فرض بمعنی 'تجویز' ہے اور تجویز کا تعلق اختراعات سے نہیں ہوتا بلکہ جو چیز عقلاً ممکن ہو اسی کی تجویز کی جا سکتی ہے۔

میری اس پوری تحریر کا منشاء 'تحذیر الناس' میں موجود تمام خرافات اور اس کی جملہ اہمال سرائیوں پر نقد و نظر نہیں، بلکہ معنی 'خاتم النبیین' میں معنوی تحریف کی ہے۔اسکے اجماعی معنی کا انکار کیا ہے اور اجماعی معنی مراد لینے کو جہلا کا خیال بتا کر تمام امت مسلمہ، بلکہ خود سرکارِ رسالت ﷺ کو جاہل، نافہم اور ایک عقیدہ ضروریہ سے کم التفات قرار دیا ہے۔وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔اور خود اسکا ایک ایسا معنی بتایا ہے جس کے رو سے اگر بالفرض، بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے، جب بھی 'خاتمیت محمدی' میں فرق نہ آئے۔'خاتم النبیین' کے اس جدید معنی سے امت مسلمہ کو تو کوئی فائدہ نہیں پہنچا لیکن امت قادیان نے خوب خوب فائدہ اٹھایا۔ایسا لگتا ہے کہ نانوتوی صاحب اپنی نبوت کیلئے راہ ہموار کی تھی، مگر ذرا سستی کر گئے اور غلام احمد قادیانی نے بازی مار لی۔

آخر میں چلتے چلتے اس حقیقت کا بھی اظہار کرتا چلوں کہ میرے روبرو، 'تحذیر الناس' کا جدید ایڈیشن ہے جو قدیم ایڈیشنوں سے کچھ مختلف ہے۔پرانے ایڈیشنوں میں تقریباً ہر جگہ 'صلی اللہ علیہ وسلم' کی جگہ مہمل بے معنی لفظ 'صلعم' موجود ہے۔اس پر جب علمائے ملت اسلامیہ نے اعتراض شروع کیا تو نانوتوی صاحب کے وکیلوں نے اسے نئے ایڈیشن سے نکال کر اس کی جگہ 'صلی اللہ

علیہ وسلم' تحریر کر دیا۔ حالانکہ یہ وکلاء بھی خوب جانتے ہیں کہ 'صلی اللہ علیہ وسلم' کی جگہ 'صلعم' لکھ کر نانوتوی صاحب جو محرومیاں اپنے ساتھ لے گئے ہیں، بعد والوں کی اصلاح سے ان میں کمی نہ ہوگی ۔۔۔ یوں ہی زیر نظر ایڈیشن کے صفحہ '۳' اور صفحہ '۱۳' پر حاشیے بھی چڑھا دیئے گئے ہیں۔ مگر اس حاشیہ نگاری کے باوجود بھی بات جہاں پر تھی وہیں پر رہ گئی۔ اور نانوتوی صاحب کے داغدار دامن کی صفائی نہ ہوسکی۔ بالکل واضح اور ظاہر المراد عبارتوں پر حاشیہ چڑھانا بتا رہا ہے کہ ان حواشی کا منشاء حقائق پر پردہ ڈالنا ہے۔ اچھا آیئے ان حاشیہ آرائیوں کا بھی جائزہ لیتے چلئے۔ پہلے 'تحذیر الناس' کی (صفحہ ۳ - ۴) کی وہ عبارت نظر کے سامنے رکھ لیجئے جسکو میں نقل کر چکا ہوں۔

۔۔۔ پہلا حاشیہ: 'اوّل معنی خاتم النبیین' ۔۔۔ الخ، پر ہے اور وہ یہ ہے ۔۔۔

'یعنی آیت کریمہ میں جو آنحضرت ﷺ کو 'خاتم النبیین' فرمایا گیا ہے۔ اوّل اس کے معنی سمجھنے چاہئیں' (حاشیہ نمبر۱، صفحہ۳)

۔۔۔ دوسرا حاشیہ: 'سو عوام کے خیال' ۔۔۔ الخ، پر ہے اور وہ یہ ہے ۔۔۔

'یعنی عوام کا خیال تو یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ فقط اس معنی پر 'خاتم النبیین' ہیں کہ آپ سب سے آخری ہیں۔ یعنی یہ عوام کا خیال ہے، جس میں حضور ﷺ کی فضیلت کما حقہ کا اظہار نہیں ہوتا ہے' (حاشیہ نمبر۲، صفحہ۳)

۔۔۔ تیسرا حاشیہ: 'مگر اہل فہم پر روشن' ۔۔۔ الخ، پر ہے اور وہ یہ ہے ۔۔۔

'عوام کے اس خیال کے مطابق یعنی محض تقدم و تاخر زمانی سے آنحضرت ﷺ کیلئے بالذات کوئی خاص فضیلت ثابت نہیں ہوتی ہے حالانکہ منطوق قرآن بیانِ فضیلت کامل کیلئے ہے۔ لہٰذا 'خاتم النبیین' کے ایسے معنی لینے چاہئیں کہ جس سے پورے طور پر کامل و اکمل فضیلت محمدی ﷺ ثابت ہو' (حاشیہ نمبر۳، صفحہ۳)

۔۔۔ چوتھا حاشیہ: ص ۱۳ پر ہے اور وہ یہ ہے ۔۔۔

'یعنی اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں یا بالفرض آپ کے بعد بھی کوئی نبی 'فرض کیا جائے تو بھی خاتمیت محمدیہ ﷺ میں فرق نہ آئے گا کیونکہ فخر عالم ﷺ خاتم فقط اس معنی پر نہیں کہ آپ سب سے پچھلے زمانہ کے نبی ہیں۔ (جیسا عوام کا خیال

ہے) بلکہ جیسے آپ خاتم زمانی ہیں ویسے ہی آپ خاتم ذاتی اور خاتم رتبی نبی تھے یعنی جس قدر کمالات اور مراتب نبوت ہیں وہ سب آپ کی ذات ستودہ صفات پر ختم ہیں زمانہ نبوت بھی آپ پر ختم ہے، مکان نبوت بھی آپ پر ختم اور مراتب نبوت بھی آپ پر ختم ہیں'۔ (حاشیہ نمبر ا، ص ۱۳)

ان حواشی میں پہلے حاشیہ کی کچھ ضرورت نہ تھی۔ اصل کتاب ہی سے یہ مفہوم بخوبی سمجھ میں آجاتا ہے۔ دوسرے حاشیہ میں لفظ 'فقط' حاشیہ نگار نے اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے۔ اصل عبارت کتاب میں نہ یہ موجود ہے اور نہ اس سے مفہوم۔ یوں ہی لفظ 'کما حقہ' بھی حاشیہ نگار ہی کا اضافہ ہے، اس کے باوجود بھی بات نہ بنی اسلئے کہ اعتراض یہی تو ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی نے 'خاتم النبیین' کے اجماعی معنی کو عوام و جہال کا خیال ٹھہرا کر غلط بتایا ہے اور منکر اجماع امت ہو گئے ہیں۔ نیز تمام صحابہ و تابعین اور جمیع علمائے امت، یہاں تک کہ خود ذات رسول کریم ﷺ کو عوام کی صف میں لاکر کھڑا کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ سلف وخلف کے عقیدے سے ہٹ کر 'خاتم النبیین' بمعنی 'آخر الانبیاء' ہونے میں آپ کی شایان شان فضیلت سے انکار کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ ظاہر ہے کہ یہ اعتراضات اس دوسری حاشیہ نگاری کے بعد بھی اصل کتاب پر بدستور قائم رہتے ہیں۔ بلکہ یہ حاشیہ بھی ان اعتراضات کے پورے نشانے پر ہے۔

اب تیسرا حاشیہ ملاحظہ فرمائیے۔ اصل کتاب میں جو 'بالذات کچھ فضیلت نہیں' کا فقرہ ہے، حاشیہ میں اس کا ترجمہ حاشیہ نگار نے یہ کیا ہے کہ 'بالذات کوئی خاص فضیلت ثابت نہیں ہوتی' ۔۔۔غور فرمائیے: 'کچھ فضیلت نہیں' اور 'کوئی خاص فضیلت نہیں'، کیا ان دونوں کا ایک ہی مطلب ہے ؟ کیا دونوں کا دو مفہوم نہیں ہے؟ کیا پہلے فقرے میں 'بالذات فضیلت' کا بالکل انکار اور دوسرے فقرے میں در پردہ دبے لفظوں میں 'بالذات فضیلت' کا بہت نہیں تو کچھ ہی سہی، خاص نہیں تو عام ہی سہی، اقرار ہے کہ نہیں؟ اس کے سوا اس حاشیہ پر یہ اعتراض بھی وارد ہوتا ہے کہ اس پر امت کا اجماع ہے کہ 'خاتم النبیین' بمعنی 'آخر الانبیاء' میں رسول کریم ﷺ کیلئے بڑی فضیلت ہے ۔۔۔الغرض۔۔۔ یہ وصف، رسول کریم ﷺ کے اعلیٰ فضائل اور جلیل القدر کمالات سے ہے تو اب اس وصف میں کامل فضیلت کا انکار اجماع امت کا انکار ہوا کہ نہیں؟

اب آیئے چوتھا حاشیہ بھی دیکھ لیجئے: اس حاشیہ میں بریکٹ کے درمیان جو جملہ ہے وہ بھی حاشیہ نگار ہی کا ہے۔ یہ حاشیہ بھی عجیب وغریب ہے جو اپنے دامن میں فریب کاریوں کا ایک طوفان لئے ہوئے ہے۔۔۔۔ غور کیجئے۔۔۔۔ اصل کتاب کی عبارت تو یہ ہے کہ:

'اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہوتو
پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا' (ص ۲۵)

۔۔۔۔ اور حاشیہ میں اس کا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ:

'بالفرض آپ کے بعد بھی کوئی نبی فرض کیا جائے
تو بھی خاتمیت محمدیہ میں فرق نہ آئے گا'۔ (ص ۱۳، برحاشیہ)

۔۔۔۔ غور فرمایئے کیا تعلق ہے اس حاشیہ کا، اُس اصل سے؟ اصل میں تو 'بالفرض بعد زمانہ نبوی کوئی نبی پیدا ہو' کی بات ہے۔ لیکن حاشیہ میں 'بالفرض بعد زمانہ نبوی کوئی نبی فرض کیا جائے' کا ذکر ہے۔ آخر کون سی لغت ہے جس میں 'پیدا ہو' کا ترجمہ 'فرض کیا جائے' تحریر ہے۔ پیدا ہونا اور ہے اور فرض کیا جانا اور۔ دونوں کے اثرات ونتائج بالکل الگ الگ ہیں۔۔۔۔ مثلاً۔۔۔۔ اگر بالفرض، حاشیہ نگار صاحب کے گھر میں کوئی بچہ پیدا ہوتو وہ صاحب اولاد کہلائیں گے۔ لیکن اگر بالفرض، ان کے گھر میں کوئی بچہ فرض کیا جائے، تو وہ لاولد کے لاولد ہی رہیں گے۔۔۔۔

۔۔۔۔ المختصر۔۔۔۔ اگر بالفرض، بعد زمانہ نبوی کوئی نبی پیدا ہوتو یقیناً 'خاتمیت محمدی' کے اجماعی معنی پر زبردست اثر پڑے گا۔ ناظرین کرام اصل کتاب اور حاشیہ کی عبارتوں پر جس قدر غور کریں گے، حاشیہ نگار کے دجل وفریب کا دامن تار تار ہوتا جائے گا۔ اب اسی حاشیہ کی اسکے بعد کی عبارت ملاحظہ کیجئے۔ اس میں بھی لفظ 'فقط' کا بیجا اضافہ ہے۔۔۔۔ بایں ہمہ۔۔۔۔ کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا ہے۔ اسلئے کہ فخر دو عالم ﷺ کا اس معنی میں 'خاتم' ہونا کہ آپ سب سے پچھلے زمانہ کے نبی ہیں، یہ عوام کا خیال نہیں ہے بلکہ یہی رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔ یہی صحابہ وتابعین کا عقیدہ ہے، اور یہی ساری امت مسلمہ کا نظریہ ہے۔ لہٰذا اس کو عوام کا خیال ٹھہرانا، اس کو غیر صحیح سمجھنا، ان عظیم بارگاہوں کی زبردست توہین ہے اور لفظ 'خاتم النبیین' کے اجماعی معنی کا انکار ہے۔۔۔۔ ظاہر ہے کہ اس جرأت کے بعد کوئی کچھ بھی ہو، مگر مسلمان نہیں ہوسکتا۔۔۔۔ حاشیہ میں یہ کہنا کہ

آپ 'خاتم زمانی' بھی ہیں، 'خاتم ذاتی' بھی اور 'خاتم رتبی' بھی بحث کو ایک دوسرا رخ دینا ہے۔ سوال یہ نہیں ہے کہ آپ کیا کیا ہیں۔ بلکہ سوال صرف اتنا ہے کہ ارشاد الٰہی میں لفظ 'خاتم النبیین' کا معنی مراد کیا ہے۔ تو اجماع امت کی طرف سے اسکا جواب ہے کہ اس لفظ قرآنی کا معنی مراد 'آخر الانبیاء' ہے۔ یعنی حضور ﷺ زمانہ کے لحاظ سے آخری نبی ہیں۔ لہٰذا آپ کے عہد میں یا آپ کے بعد کسی نئے نبی کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔ 'صاحب تحذیر الناس' کا کہنا یہ ہے کہ حضور ﷺ ایسے معنی میں 'خاتم النبیین' ہیں کہ 'اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی 'خاتمیت محمدی' میں کچھ فرق نہ آئے گا'۔۔۔۔

غور کیجئے کہ اب اگر صاحب تحذیر الناس 'خاتم النبیین' کا معنی یہ بھی لیتے کہ حضور ﷺ 'خاتم زمانی' بھی ہیں، تو ہرگز یہ دعویٰ نہ کرتے کہ اگر بالفرض آپ کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جب بھی آپ کی خاتمیت میں فرق نہ آئے گا۔ 'خاتم النبیین' کے معنی مراد میں 'خاتمیت زمانی' کو شامل کر لینے کے بعد مذکورہ بالا دعویٰ کی توقع کسی پاگل سے بھی نہیں کی جا سکتی، چہ جائیکہ ایک جماعت کے 'قاسم العلوم والخیرات' سے کی جائے۔ اور اگر آپ یہ کہیں کہ 'خاتم النبیین' کا معنی مراد تو وہی ہے جسکی طرف ہمارے 'قاسم العلوم صاحب' نے ارشاد کیا ہے، یعنی 'خاتمیت ذاتی' مگر 'خاتمیت زمانی و مکانی' اسکو لازم ہے، جیسا کہ خود نانوتوی صاحب نے کہا ہے 'ختم نبوت بمعنی معروض کو ختم زمانی لازم ہے' (ص ۸)۔۔۔۔ تو میں عرض کروں گا مذکورہ بالا دعویٰ کے بعد نانوتوی صاحب رسول کریم ﷺ کی 'ختم زمانی' اور اپنی گڑھی ہوئی 'ختم ذاتی' دونوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے، جیسا کہ میں اسکی طرف مفصل اشارہ کر چکا ہوں۔۔۔۔ المختصر۔۔۔۔ نانوتوی صاحب کے داغدار دامن کو صاف کرنے کیلئے بصورت حاشیہ نگاری جو ایک کوشش کی گئی ہے، وہ صرف یہی نہیں کہ بے سود ہے بلکہ مجرمانہ ذہنیت کی پیداوار ہے۔

بحمدہ تعالیٰ تمام منازل تحقیقات کو طے کرتا ہوا اب میں وہاں آ گیا ہوں جہاں سے مولوی قاسم نانوتوی، دار العلوم دیوبند، کی ضیافت طبع کیلئے 'فتاوی دار العلوم دیوبند' سے ایک تحفہ نکال کر انہیں پیش کر دوں۔ وہ تو چلے گئے جہاں جانا تھا، شاید کہ ان کے روحانی وارثین کا اس تحفے سے کچھ بھلا ہو جائے۔ اچھا اٹھائیے 'امداد المفتیین، فتوی دار العلوم دیوبند، جلد اول، صفحہ ۸ پر لکھا ہوا ہے۔

’دراصل ملحد و زندیق، اصطلاح میں وہ لوگ ہیں جو بظاہر تو اصولِ اسلام قرآن و حدیث کے ماننے کے مدعی ہوں اور مسلمان ہونے کا دعویٰ رکھتے ہوں مگر نصوص شرعیہ میں تحریفات کرکے انکے ظواہر کے خلاف اور جمہور سلف کے خلاف نئے نئے معنی تراشتے ہوں۔‘

پہلے ثابت کیا جا چکا ہے کہ ’صاحب تحذیر الناس‘ نے ارشادِ قرآنی ’خاتم النبیین‘ کا جو معنی بتایا ہے وہ خود ان کے اعتراف کی روشنی میں ان کی اپنی ایجاد ہے۔ جو ظاہر ارشادِ ربانی اور جمہور سلف کے خلاف ہے۔۔۔اب شکل اوّل تیار کر لیجئے۔۔۔ مولوی قاسم نانوتوی نے نص شرعی (یعنی ’خاتم النبیین‘ کے معنی) میں تحریف کی اور اس (لفظ ’خاتم النبیین‘) کا ظاہر اور جمہور سلف کے خلاف معنی تراشا۔ اور جو ایسا کرے وہ ملحد و زندیق ہے۔۔۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مولوی قاسم نانوتوی ملحد و زندیق ہیں۔

مذکورہ بالا قیاس کا ’صغریٰ‘ میں پہلے ثابت کر چکا ہوں اور ’کبریٰ‘ فتاوی دار العلوم دیوبند سے ثابت ہے، تو اب جو اس کا لازمی نتیجہ ہے اس سے انکار کی گنجائش ہی کب رہ جاتی ہے ۔۔۔آخر میں دو مبارک تحریریں حصولِ برکت کیلئے نقل کئے دے رہا ہوں۔ یہ مقدس تحریریں، گنبد خضریٰ کے انوار و تجلیات کے سائے میں صفحہ قرطاس پر منتقل کی گئی ہیں۔ پہلی تحریر، محقق المعی، مدقق لوذعی، حضرت مولانا سیّد شریف برزنجی (مفتی الشافعیہ، بالمدینۃ المنورۃ) کی ہے۔ اور دوسری تحریر، فاضل شہیر، حضرت مولانا شیخ محمد عزیز الوزیر مالکی، مغربی، اندلسی، مدنی، تونسی کی ہے۔

﴿۱﴾

وَوَقَعَ الْاِجْمَاعُ مِنْ اَوَّلِ الْاُمَّةِ اِلٰی آخِرِهَا بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی اَنَّ نَبِیَّنَا مُحَمَّدًا ﷺ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَآخِرُهُمْ لَایَجُوْزُ فِیْ زَمَانِهٖ وَلَا بَعْدَهٖ نُبُوَّةٌ جَدِیْدَةٌ لِاَحَدٍ مِنَ الْبَشَرِ وَاِنَّ مَنْ اَدَّعٰی ذَالِكَ فَقَدْ كَفَرَ وَاَمَّا الْفِرْقَةُ الْمُسَمَّاةُ بِالْاَمِیْرِیَهِ وَالْفِرْقَةُ الْمُسَمَّاةُ بِالْقَاسِمِیَةِ وَقَوْلُهُمْ لَوْفُرِضَ فِیْ زَمَنِهٖ ﷺ بَلْ لَوْحَدَثَ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ جَدِیْدٌ لَمْ یَخُلَّ ذَالِكَ بِخَاتَمِیَّتِهٖ ۔۔۔ الخ فَهُوَ قَوْلٌ صَرِیْحٌ فِیْ تَجْوِیْزِ نُبُوَّةٍ جَدِیْدَةٍ لِاَحَدٍ بَعْدَهٗ وَلَا شَكَّ اَنَّ مَنْ جَوَّزَ ذَالِكَ فَهُوَ كَافِرٌ بِاِجْمَاعِ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ وَهُمْ عِنْدَاللّٰهِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ وَعَلَیْهِمْ وَعَلٰی مَنْ رَضِیَ بِمَقَالَتِهِمْ تِلْكَ اِنْ لَّمْ

یَتُوبُوا غَضَبُ اللّٰهُ وَلَعنَته' اِلٰی یَومِ الدِّینِ۔

(حسام الحرمین، ص۲۱۶، ۲۱۸)

اور تمام امت اسلام کا، اوّل سے آخر تک، اجماع ہے کہ ہمارے نبی محمد ﷺ سب انبیاء کے خاتم اور سب پیغمبروں سے پچھلے ہیں۔ نہ ان کے زمانے میں کسی شخص کیلئے نئی نبوت ممکن اور نہ ان کے بعد۔ اور جو اس کا ادعاء کرے، وہ بلاشبہ کافر ہے۔ اور رہے، امیر احمد، نذیر احمد اور قاسم نانوتوی کے فرقے اور ان کا کہنا، کہ اگر حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں کوئی نبی فرض کیا جائے بلکہ حضور کے بعد کوئی نبی پیدا ہو، تو اس سے 'خاتمیت محمدیہ' میں کوئی فرق نہ آئے گا۔۔۔ الخ۔۔۔ تو اس قول سے صاف ظاہر ہے کہ یہ لوگ نبی ﷺ کے بعد کسی کو 'نبوت جدیدہ' ملنی جائز مان رہے ہیں۔ اور کچھ شک نہیں جو اسے جائز مانے، وہ باجماع علمائے امت، کافر ہے۔ اور اللہ کے نزدیک زیاں کار۔ اور ان لوگوں پر، اور جو ان کی اس بات پر راضی ہو، اس پر اللہ کا غضب اور اسکی لعنت ہے قیامت تک، اگر تائب نہ ہوں۔

﴿۲﴾

وَکَذَالِكَ مَنُ ادّعٰی نَبُوَّۃَ اَحَدٍمَعَ نَبِیِّنَا ﷺ اَوبَعدَہٗ اَو اَدَّعٰی النُّبُوَّۃَ لِنَفسِہٖ اَوجَوَّزَ اِکتِسَابَھَا قَالَ خَلِیلٌ اَوادّعٰی شُرُکَامَعَ نَبُوَّۃَ عَلَیہِ الصَّلٰوۃَ وَالسَّلَامَ اَوبَعدَہٗ اَوجَوَّزَ اِکتِسَبَھَا وَکَذَالِكَ مَنُ ادّعٰی اَنَّہٗ یُوحٰی اِلَیہِ وَاَنْ لَّمْ یَدَّعَ النُّبُوَّۃَ قَالَ فَھُمْ لَاکُفَّارٌ مُکَذِّبُونَ لِلنَّبِیِّ ﷺ لِاَنَّہٗ اَخبَرَ اَنَّہٗ خَاتَمَ النَّبِیِّینَ وَاَجْمَعَتَ الْاُمَّۃُ عَلٰی اَنْ ھٰذَالْکَلَامِ عَلٰی ظَاھِرَہٗ وَاَنَّ مَفْھُومَہٗ الْمَوَادمِنَہٗ دُوْنَ تَاوِیْلٍ وَلَاتَخْصِیصَ فَلَاشَكٌ فِیْ کُفْرِھٰئُولَاءِ الطَّوَائِفِ کُلِّھَا قَطْعًا اَجْمَاعاً سِمعاً۔

(حسام الحرمین، ص۲۳۲)

ایسے ہی جو نبی ﷺ کے زمانہ میں، یا حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا ادعاء کرے، یا اپنی نبوت کا دعویٰ کرے، یا کہے نبوت کسب سے مل سکتی ہے۔ علامہ خلیل نے فرمایا، جو حضور کی نبوت میں کسی کو شریک مانے یا حضور کے بعد کسی کو نبی جانے یا کہے نبوت کسی عمل سے حاصل ہوسکتی ہے، اور ایسے ہی جو اپنی طرف وحی آنے کا دعویٰ کرے، اگرچہ نبوت کا مدعی نہ ہو، فرمایا کہ یہ سب کے سب کافر ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی تکذیب کرنے والے ہیں۔ اسلئے کہ حضور نے خبر دی ہے کہ وہ سب پیغمبروں کے ختم کرنے والے ہیں۔ اور یہ کہ وہ تمام جہاں کیلئے بھیجے گئے۔ اور تمام امت نے اجماع کیا کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے۔ اور اس سے جو سمجھا جاتا ہے وہی مراد ہے۔ نہ اس میں کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔ تو

ان سب طائفوں کے کفر میں اصلاً شک نہیں، یقین کی رو سے، اجماع کی رو سے، اور قرآن وحدیث کے رو سے۔

وماعلیناالاالبلاغ والحمدللّٰہ رب العلمین وافضل الصلوٰۃ واکمل السلام علی سیّدنامحمد والہ وصحبہ وحزبہ اجمعین! ﴿اٰمین﴾

حضور شیخ الاسلام نے مضمون کی ترتیب وتالیف میں جن کتابوں سے مدد لی ہے، وہ حسب ذیل ہیں۔

تفسیر قرطبی ✿ تفسیر طبری ✿ تفسیر جلالین ✿ تفسیر نیشاپوری ✿ تفسیر کبیر ✿ تفسیر ابوسعود ✿ تفسیر مدارک ✿ تفسیر روح البیان ✿ تفسیر معالم التنزیل ✿ تفسیر خازن ✿ تفسیر احمدی ✿ تفسیر غریب القرآن ✿ تفسیر روح المعانی ✿ صحیح بخاری ✿ صحیح مسلم ✿ ترمذی شریف ✿ مشکوٰۃ ✿ ابن ماجہ ✿ درمنثور ✿ مدارج النبوۃ ✿ مرقاۃ ✿ مواہب لدنیہ ✿ مسند امام احمد ✿ اشعۃ اللمعات ✿ جواہر الجور ✿ جامع کبیر ✿ جامع بیہقی ✿ حسام الحرمین ✿ تحذیر الناس، قدیم ✿ تحذیر الناس، جدید ✿ ہدایۃ المہدیین ✿ مناقب الامام ✿ الفتوحات المکیہ ✿ ردِشہاب ثاقب ✿ شبستان اردو ڈائجسٹ ✿ امداد المفتیین ✿ قاموس

''گذارش''

اس ادارے کی سب سے اہم اشاعت ''معارف القرآن'' ہے جوکہ قرآن حکیم کا اردو میں نہایت شاندار ترجمہ ہے۔اور ہماری دوسری شائع کی ہوئی کتابیں بلاہدیہ ہیں جوکہ صرف ڈاک کا خرچہ ارسال کرکے ہم سے منگوائی جاسکتی ہیں۔گذارش ہے کہ دین کا زیادہ سے زیادہ علم خودبھی حاصل کریں اور اپنے اہل خانہ کو بھی بہم پہنچائیں۔اُردو، انگلش اور دوسری زبانوں میں اسلامی لٹریچر فراہم کرنا اس ادارے کا ایک اہم مقصد ہے۔ہمارے دیئے گئے نمبروں پر فوراً ہم سے رابطہ قائم کیجئے۔

ادارہ

'تصدیق نامہ'

میں نے گلوبل اسلامک مشن، انک، نیویارک، یو ایس اے کی کتاب بنام

'نظریہء ختم نبوت اور تحذیر الناس'

کی طباعت کے وقت اسکے ہر صفحہ کو حرفاً حرفاً بغور پڑھا ہے۔

تصدیق کی جاتی ہے کہ اس میں موجود قرآن کریم کی آیاتِ کریمہ اور احادیث شریفہ کے الفاظ اور اعراب دونوں بالکل صحیح ہیں۔ اور میرا یہ سرٹیفکیٹ درستگی اور اغلاط سے پاک ہونے کا ہے۔ دورانِ طباعت اگر کوئی زیر، زبر، پیش، جزم، تشدید یا نقطہ چھپائی میں خراب ہوجائے تو اسکا متن کتابت کی صحت سے تعلق نہیں ہے۔۔۔ علاوہ ازیں ۔۔۔ کتاب ھذا میں کوئی مضمون ملک وملت کے خلاف نہیں ہے۔

فقط

المصدق

Syed Mohd. Azmat Ali Noor
Research & Registration Officer Auqaf
Sind, Karachi.

سید محمد عظمتُ علی نوری
ریسرچ و رجسٹریشن آفیسر
(محکمہ اوقاف، سندھ) کراچی

گلوبل اسلامک مشن، انک
نیویارک، یو ایس اے

مترجم: مخدوم الملت ابوالمحامد حضور سید محمد محدث اعظم ہند رضی اللہ عنہ

آسان، بہترین اور انوکھا ترجمۂ قرآن جسکے بارے میں اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ 'شہزادے تم نے اردو میں قرآن لکھا ہے'...
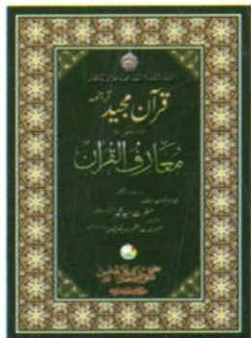
المعروف بہ

الم ۱ - سیقول ۲ - تلک الرسل ۲

اہلسنت وجماعت کا ایک چمکتا روشن ستارہ
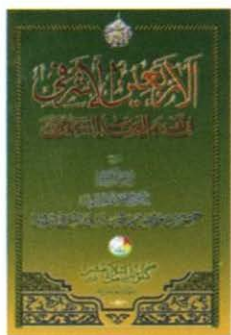
علماءِ حق کی سرپرستی میں رواں دواں

گلوبل اسلامک مشن انک

نیویارک یو ایس اے

Mailing Information:
P.O. Box 100
Wingdale, NY 12594
U.S.A.

Contact Information:
Toll Free: (800) 786-9209
www.globalislamicmission.com
GIMUSA@GMAIL.COM